حیا کا آئینہ

شرم وحیا سے متعلق 40 احادیث کا مجموعہ

مولانا محمد فیصل مدنی

ادارہ معارف اسلامی

Marfat.com

ادارہ معارف اسلامی

یہ ادارہ، اسلامی علوم و معارف کی تحقیق و تصنیف اور اشاعت و ترویج کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد دورِ حاضر کے عظیم مفکر اور قائد تحریک اسلامی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جولائی ۱۹۶۳ء میں رکھی تھی اور اس کا پہلا مرکز کراچی میں قائم کیا گیا تھا۔ بعدازاں فروری ۱۹۷۹ء میں مولانا مرحوم نے لاہور کو اس کا دوسرا مستقر بنایا۔ اب کراچی اور لاہور میں ادارہ معارف اسلامی کے دونوں مراکز داخلی طور پر خودمختارانہ اور مقصدی اور آئینی طور پر ہم آہنگی سے حسب ذیل مقاصد کے لیے کوشاں ہیں:

- ❑ تحقیق اور علمی جستجو کے بعد اسلامی تعلیمات کو جدید ترین اسلوب اظہار کے ذریعے پیش کرنا اور تمدن، تاریخ، قانون، معیشت اور دوسرے دائروں میں جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل اسلام کی روشنی میں تلاش کرنا۔
- ❑ علمائے اسلام کے تحقیقی کارناموں کا ترجمہ، ترتیب نو، تشریح و توضیح اور اشاعت، اسی طرح قدیم علمی خزانوں تک آج کے طالب علموں کی رسائی ممکن بنانا۔
- ❑ عالم اسلام کے موجودہ مسائل اور مستقبل کے امکانات کے بارے میں صحیح اور حقیقت پسندانہ فہم پیدا کرنے کے لیے مسلم ممالک کے بارے میں بالعموم اور پاکستان کے بارے میں بالخصوص تحقیقی کام کرنا۔
- ❑ اسلامی موضوعات پر دورِ حاضر کے مسلم علما کے نمایاں کارناموں کی دنیا کی اہم زبانوں بالخصوص اردو، عربی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور سواحلی میں تراجم اور اشاعت کا انتظام کرنا۔
- ❑ عام پڑھے لکھے لوگوں میں اسلامی تہذیب و تمدن، تاریخ اور مسلم دنیا کے موجودہ مسائل کا صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے مناسب طرز کی عام فہم کتابوں کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔
- ❑ تعلیم کو مثبت اسلامی آہنگ دینے اور اسلامی بنیادوں پر تشکیل شدہ ایک نئے نظام تعلیم کی راہ ہموار کرنے کے لیے مختلف مراحل کی نصابی اور امدادی کتب کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔

Marfat.com

DATA ENTERED

حیا کا آئینہ

شرم وحیا سے متعلق 40 احادیث کا مجموعہ

مولانا محمد فیصل مدنی

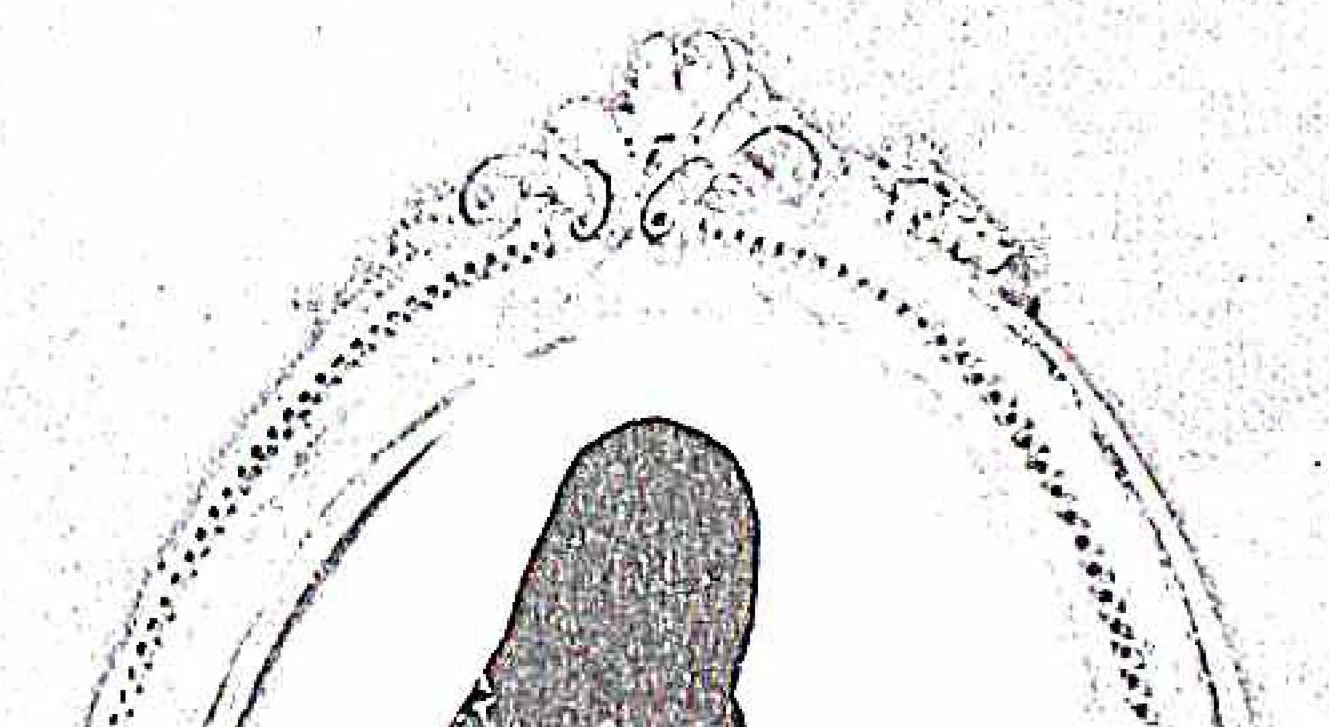

ادارہ معارف اسلامی

Marfat.com

ادارہ معارفِ اسلامی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

297-28
2963 ن
127479

نام کتاب

حیا کا آئینہ

تصنیف

مولانا محمد فیصل مدنی

اشاعت اول	اگست 2014ء
صفحات	128
قیمت	125 روپے
مطبع	کرسٹل آرٹ لاہور 03237471861

باہتمام

ادارہ معارف اسلامی

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790

042-345144677, 35432476, 35419520 فیکس 042-35432491

imislami1979@gmail.com | www.imislami.org

تقسیم کنندہ مکتبہ معارفِ اسلامی

منصورہ، ملتان روڈ لاہور 042-35419520-4,35432419

Marfat.com

فہرست

❑ عرضِ مولف — محمد فیصل — ۸

❑ مقدمہ — حافظ محمد ادریس — ۹

❑ دیباچہ — مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمن — ۱۱

۱: حیا کی تعریف

● اللہ سے حیا — ۱۴

● فرشتوں سے حیا — ۱۶

۲: حیا اور عفت و پاکدامنی

● پاکدامنی — ۲۰

● شرمگاہ اور زبان کی حفاظت جنت کی ضمانت — ۲۳

● پاکدامنی کا بہترین صلہ — ۲۵

● خواہش نفس کو کنٹرول کرنے کا طریقہ — ۲۷

۳: حیا اور نکاح

● نوجوان اور نکاح — ۳۰

● شادی میں دین داری کو ترجیح — ۳۳

● شادی کے بغیر زندگی — ۳۶

● نکاح کا اعلان اور نکاح کی جگہ — ۳۹

● منگیتر کو دیکھنے کی شرعی حیثیت — ۴۱

❖ منگنی کی شرعی حیثیت — ۴۲

۴: حیا اور پردہ

● حجاب (پردہ) — ۴۴

Marfat.com

❖ آیات واحادیثِ حجاب ۴۵
❖ چہرے کے پردے پر ترجیحی دلائل ۴۷
❖ چہرے کا پردہ مذاہب اربعہ کی روشنی میں ۴۸
● دوپٹے کا حکم ۵۰
● دیور سے پردہ ۵۳
❖ ایک واقعہ ۵۴
● باریک کپڑے پہننا ۵۵
۵: حیا اور غضِ بصر
● نگاہوں کی حفاظت ۵۸
❖ بدنظری کے نقصانات ۶۰
❖ بدنظری کا علاج ۶۰
● کسی کے گھر میں جھانکنے کی وعید ۶۱
● گھروں میں اجازت لے کر جانا ۶۲
● عورت پر اچانک نظر ۶۵
● راستوں کے حقوق ۶۷
۶: بے حیائی کی مذمت
● بے حیائی کا اثر ۷۰
● بے حیائی ضمیر کو مردہ کر دیتی ہے ۷۲
● شوہر کے سامنے دوسری عورت کی تعریف ۷۴
● قحبہ گری ۷۶
● دیوث (بے غیرت) ۷۸
۷: بے حیائی کی ماں
● بے حیائی شراب اور علامات قیامت ۸۲

Marfat.com

❖ شراب کے نقصانات ۸۵
● گناہ کے نام تبدیل کرنا ۸۶
❖ خمر کی تعریف ۸۷

۸: بے حیائی اور موسیقی

● گانے گانا اور اس کی کمائی ۹۰
❖ گانے کی خرابیاں ۹۱
● موسیقی، شیطانی باجا ۹۲

۹: بے حیائی اور تشبہ

● مرد اور عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت ۹۴
● مرد اور عورت کی لباس میں مشابہت ۹۶
● مرد سے تشبہ کرنے والی عورت پر لعنت ۹۸
● اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ۱۰۰
● نقلی بال لگانا ۱۰۲

۱۰: بے حیائی اور اختلاط

● مرد عورتوں کے درمیان نہ چلے ۱۰۴
● عورت کے لیے بازاری حمام ۱۰۶
● مرد کا مرد یا عورت کا عورت کے ساتھ سونا ۱۰۸
● عورت کا اصل دائرہ کار ۱۱۰
● خوشبو لگانے والی عورت ۱۱۳
❑ راویانِ کتاب کا تعارف ۱۱۴
❑ مصادر و مراجع ۱۲۶

----❖----❖----❖----

Marfat.com

عرض مولف

اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں حیا کو کلیدی اہمیت حاصل ہے ۔ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔'' جبکہ ایک جگہ حیا کو ایمان کہا گیا ہے۔

لغت عرب میں 'حیا' کے معنی شکستگی اور انکسار کے ہیں۔ اصطلاح میں برائیوں سے نفس کا رک جانا اور برائیوں کو چھوڑ دینا 'حیا' کہلاتا ہے۔ [1]

بعض علما نے حیا کی یہ تعریف کی ہے:

حیا اس حالت و کیفیت کا نام ہے جو اللہ کی بے شمار نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں میں غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ 'حیا' صرف انکساری، بے موقع خاموشی، مداہنت اور طبیعت کی کمزوری کا نام ہے۔ یہ درست نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسی خصلت کا نام ہے جس کے پیدا ہونے سے انسان نیکی، شرافت اور بھلائی کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور رذائل اور کمینگی سے فطری نفرت ہو جاتی ہے۔

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں حیا کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں بکثرت تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔ موجودہ پرفتن دور میں، جب کہ نوجوان نسل مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب سے متاثر ہو کر تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ زیر نظر کتابچے میں حیا سے متعلق ۱۴۰ احادیث کا مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور نئی نسل کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد فیصل مدنی

---

[1] ۔المفردات فی غرائب القرآن۔امام راغب اصفہانی ص ۱۴۰

Marfat.com

مقدمہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مختلف موضوعات پر انسانیت کی ہدایت وراہنمائی کے لیے نسخۂ کیمیا ہیں۔ اہلِ علم نے ہر دور میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ متقدمین ائمہ حدیث نے احادیث کے مجموعوں کو بہت احتیاط اور جرح وتعدیل کے تمام اصولوں کوملحوظ رکھتے ہوئے مرتب کردیا۔ اب وہ ایسا مستندم آخذ ہے کہ اس سے ہر شخص اپنی پیاس بجھا سکتا ہے اور اپنے ذوق کے مطابق موضوعات منتخب کر کے تالیف وتصنیف اور تزکیہ وتربیت کا کام کرسکتا ہے۔

حیا ایک بہت اہم موضوع ہے جس کی ضرورت اور اہمیت کا احساس وادراک اہلِ علم کو ہر دور میں رہا ہے۔ آج کل بالخصوص امت مسلمہ پر جو یلغار ہے اور مغرب ومشرق کی جاہلی تہذیبوں نے مسلم نوجوان اور مسلم خاتون کو ہدف بنالیا ہے اس میں حیا کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ حیا ایمان کا حصہ ہے اور اگر حیا اٹھ جائے تو انسان ہر برائی کرگزرتا ہے۔ ان حالات میں ہمارے عزیز بھائی جناب مولانا محمد فیصل مدنی صاحب نے "حیا کا آئینہ" کے موضوع پر جو کتاب مرتب کی ہے اس میں چالیس جمع چھ یعنی چھیالیس احادیث شامل کی گئی ہیں۔ ہر حدیث کارواں اردو ترجمہ اور اس کے بعد حوالوں کے ساتھ تشریح بھی کی گئی ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ مسلم معاشروں میں جہاں کچھ خاندانوں سے پردہ رخصت ہوجانے کا المیہ رونما ہورہا ہے وہیں نوجوان نسل پوری دنیا میں پردے کی طرف مائل بھی ہورہی ہے۔ مغرب کی بے خدا تہذیب میں رہنے والی خواتین جان پر کھیل کر پردے کا اہتمام کرتی ہیں۔ مغربی ممالک میں جا کر اس بات سے طبیعت خوش ہوجاتی ہے کہ جگہ جگہ سکارف اور پردے میں خواتین اور بچیاں نظر آتی ہیں۔ ترکی جو ایک مسلمان ملک ہے اور جہاں خلافت کے خاتمے کے بعد مصطفی کمال نے زندگی کے تمام شعبوں کو لادینیت کے سپرد کردیا تھا بالخصوص پردے کو ممنوع قرار دے دیا تھا، اللہ کے فضل سے وہاں بھی حالات بدل گئے ہیں۔ ترک خواتین میں اب پبلک اور سرکاری شعبے میں بے شمار خواتین باپردہ نظر آتی ہیں اور یہ رجحان اللہ کے فضل سے روزافزوں ہے۔ حال ہی میں ایک سروے بسلسلہ حجاب سامنے آیا ہے جس سے

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ حجاب کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ عالم اسلام کے سات ممالک کا اس موضوع پر سروے ہوا تو مندرجہ ذیل اعداد و شمار اور حقائق سامنے آئے۔

ملک	اسکارف یا نقاب	دوپٹہ میں	ننگے سر	ملک	اسکارف یا نقاب	دوپٹہ میں	ننگے سر
تیونس	62%	23%	15%	مصر	83%	13%	4%
ترکی	51%	17%	32%	عراق	87%	10%	3%
لبنان	39%	12%	49%	پاکستان	90%	8%	2%
سعودی عرب	92%	5%	03%	تمام ممالک کا اوسط	84%	12%	4%

پابندیوں کی وجہ سے امریکی ایران میں سروے نہ کر سکے جہاں حجاب کا استعمال دیگر ممالک سے زیادہ ہے۔ (Pew ریسرچ سینٹر امریکہ بحوالہ ہفت روزہ ''ایشیا'' شمارہ نمبر ۲۵، ۲۰۱۴ء)

مولانا فیصل مدنی صاحب نے اپنے مجموعے کی پہلی حدیث میں جو عنوان باندھا ہے وہ ہے ''اللہ سے حیا'' جس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ اس حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''استحیوا من اللہ حق الحیاء۔'' اللہ سے حیا کرو جیسا کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق ہے۔ پھر حدیث کی پوری تشریح کی ہے۔ دوسری حدیث میں فرشتوں سے حیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ یوں ہر حدیث کا عنوان دیا گیا ہے۔ حیا کے ہر موضوع پر مرد و خواتین کے لیے بہترین لوازمہ اس کتاب میں فراہم کر دیا گیا ہے۔ آخر میں کتاب میں وارد ہونے والی ہر حدیث کے راوی کا مختصر مگر ایمان افروز تعارف کرایا گیا ہے۔ یوں یہ کتاب حدیث کا مجموعہ ہونے کے ساتھ سیرت کا بھی خوبصورت البم اپنے اندر سجائے ہوئے ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے یقیناً مسلم معاشرے کے اندر مثبت تبدیلی کے راستے کھل سکتے ہیں۔

ہمارے ادارے کو یہ کتاب چھاپنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ فاضل مرتب کی کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور ہماری اس پیش کش کو بھی اپنے حضور قبول فرمائے۔ قارئین محترم سے درخواست ہے کہ حسب سابق ہمیں اپنی آرا سے ضرور آگاہ کریں۔

۲۵ر جون ۲۰۱۴ء

حافظ محمد ادریس
ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی
منصورہ، لاہور

Marfat.com

دیباچہ

دین اسلام کی اساس ہی پاکیزگی، عزت و پاکدامنی اور حیا پر ہے۔ لیکن مغربی تہذیب کی چمک دمک نے ہمیں اس طرح مبہوت کر دیا ہے کہ ہم اب یہ بھی تمیز نہیں کر سکتے کہ اس چمکتی ہوئی شے میں زرِ خالص کتنا ہے اور کھوٹ کتنا۔ بالخصوص الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی یلغار کے نتیجے میں وہ بے حیائیاں جو کبھی مردوں کے لیے بھی شرمناک تھیں، اب وہ عورتوں کے لیے بھی شرمناک نہیں رہیں۔

مرد و زن میں مساوات کا غلط تصور اور آزادانہ اختلاط نے عورتوں میں حسن کی نمائش، عریانی اور فواحش کو غیر معمولی ترقی دی ہے۔ یہ ننگی تصویریں، فحش لٹریچر، یہ عشق و ادب کے افسانے، یہ شیطانی محرکات اور ہیجان انگیز ماحول نوجوان نسل کی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو کھا رہا ہے اور معاشرے سے وہ امن و سکون رخصت ہو رہا ہے جس کی اساس شرم و حیا پر تھی۔

اسلام میں معاشرت کا ایسا نظام وضع کیا گیا ہے جس میں مرد اور عورت کا دائرہ کار بڑی حد تک الگ کر دیا گیا ہے۔ دونوں کے تعلقات کو مختلف حدود کا پابند بنا کر جنسی انتشار کے تمام راستے بند کر دیے گئے ہیں۔ تاکہ صنفی محبت اور کشش کا وہ مادہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کارخانے کو چلانے کے لیے مرد اور عورت میں پیدا کیا ہے، تمام ایک خاندان کی تخلیق اور استحکام میں صرف ہو۔

شریعت نے ممکنہ حد تک شہوانی ہیجانات اور خیالات سے پاک رکھنے اور ایک پاکیزہ اور پرسکون فضا مہیا کرنے کے لیے انسدادی تدابیر اور اصلاحِ باطن کا ایک مکمل نظام دیا ہے۔ اصلاحِ باطن کی بنیاد ایمان پر ہے اور حیا کو ایمان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے: اِنَّ لکل دین خلقاً و

Marfat.com

خلق الاسلام الحیاء۔ [1] ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

حیا وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ اس سے چھوٹا ہوا نہیں ہے۔ انسانی نفس کی نازک سے نازک چوریوں کو دل میں موجود حیا کا کوتوال ہی پکڑ سکتا ہے۔ نفس کا سب سے بڑا چور نگاہ ہے جسے کسی قانون کے ذریعے نہیں پکڑا جا سکتا۔ اس طرح نمایش حسن کا جذبہ، فتنہ زبان، فتنہ عریانی اور دیگر اس طرح کی خصوصیات کا سرچشمہ انسان کے باطن میں ہے جہاں بے حیائی کے جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ جنھیں بظاہر معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر جو اس حکیم ہستی کی نظر میں اخلاق وتمدن اور معاشرت کو تباہ کرنے والی خطرناک بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسلام کی یہ تعلیمات بالخصوص حیا کا اتنا زبردست احساس پیدا کرتی ہیں کہ انسان اپنے نفس کا سب سے بڑا محتسب بن جاتا ہے اور حیا کے وصف کے بغیر یہ ناممکن ہے۔

میرے فاضل دوست محترم محمد فیصل مدنی نے حیا کی اس غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس پر چالیس احادیث کا ایک خوبصورت گلدستہ تیار کیا ہے۔ اس کا ترجمہ اور مفہوم نہایت سلیس، عام فہم اور آسان اردو زبان میں ہے۔ حدیث کی وضاحت میں بھی جامعیت اور اختصار سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی کاوشوں کو اپنے دربار میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور یہ کتاب بے حیائی کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے میں معاون ثابت ہو۔ آمین

(مولانا ڈاکٹر) حبیب الرحمٰن

۵/اپریل ۲۰۱۱ء

شریعہ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

---

[1] - ابن ماجہ ابواب الزہد، باب الحیاء، رقم ۴۱۸۲۔

Marfat.com

①

حیا کی تعریف

Marfat.com

اللہ سے حیا

حدیث: ۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ. قَالَ: قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ. قَالَ: لَیْسَ ذَاکَ وَلٰکِنَّ الْاِسْتَحْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَتَذْکُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیَا یَعْنِیْ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ. [۱]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم حیا کرتے ہیں اور (توفیق عطا فرمانے پر) تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حیا نہیں ہے بلکہ حیا یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کر، پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے، ان کو محفوظ رکھ، موت کو اور اس کے بعد بوسیدہ ہونے کو یاد رکھ، اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کی۔

تشریحی فوائد

۱- اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں حیا کو کلیدی اہمیت حاصل ہے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان کا حصہ ہے۔'' [۲]

۲- حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حیا صرف شرم کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ

---

[۱]- اخرجہ الامام الترمذی فی باب فی بیان مایقتضیہ الاستحیاء من اللہ، ابواب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۴۰۔

[۲]- بخاری، رقم ۲۴، مسلم، رقم ۷۷۔

Marfat.com

جسم کے ہر عضو اور احساس کو خدا کے تابع و فرمان بنانے کا نام ہے۔

۳-''کاسۂ سر اور جو کچھ اس میں ہے۔'' یعنی سوچ و فکر اور خیالات کو کج روی اور غلط استعمال سے بچانا اور اس کا درست استعمال کرنا۔

قرآن مجید میں جگہ جگہ کائنات اور نفسِ انسانی میں تفکر و تدبر اور تعقل کی سمت کو اللہ کی وحدانیت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

۴-آنکھوں کو نظرِ بد، بے ہودہ پروگرامات اور فحش مناظر سے بچانا، زبان کو حق اور سچائی پر قائم رکھنا۔

۵-کان کو گانے بجانے، غیبت، جھوٹ، چغل خوری اور دیگر رذائل کے سننے سے محفوظ رکھنا۔

۶-''پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے۔'' یعنی وہ تمام ذرائع آمدنی جن کا تعلق حرام سے ہے مثلاً، سود، رشوت، چوری، غصب، جھوٹ، فراڈ کی کمائی اور جبری بھتہ، وغیرہ سب شامل ہیں۔ ان سے اپنے آپ کو بچانا۔

۷-جو شخص بھی آخرت میں کامیابی اور اللہ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہو وہ کبھی بھی دنیا کی ضروریات اور آسایشوں کو آخرت پر ترجیح نہیں دے گا۔

......☆☆☆......

Marfat.com

فرشتوں سے حیا

حدیث: ۲

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَاِنَّ مَعَكُمْ مَّنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمھارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں، پس ان سے حیا کرو اور ان کی عزت واحترام کرو۔

تشریحی فوائد

۱- اسلام نے شرم وحیا کے جو اصول وضوابط مقرر کیے ہیں وہ انتہائی پاکیزہ اور انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے۔

عریانی ایک شیطانی فتنہ ہے اس لیے اسلامی تعلیمات میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ انسان تنہائی میں بھی بالکل عریاں نہ ہو۔

۲- ایک حدیث میں ہے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ تنہائی میں ستر کے حوالے سے ہمیں کیا ہدایات فرمائیں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ [2]

۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ران کو کسی کے

[1] - اخرجه الامام الترمذی فی باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع، ابواب الادب، رقم ۲۷۹۵۔

[2] - ابوداؤد، کتاب الحمام، باب ماجاء فی التعری، رقم ۲۵۱۹۔

Marfat.com

سامنے نہ کھولو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر نظر نہ ڈالو۔ [1]

۴-ایک دن آنحضرت ﷺ زکوٰۃ کے اونٹوں کی چراگاہ میں گئے تو دیکھا کہ چرواہا برہنہ لیٹا ہوا ہے (گرمی کی وجہ سے) آپ ﷺ نے اُسے معزول کر دیا اور فرمایا:

لا یعمل لنا من لا حیاء لہ۔ جس شخص میں حیا نہیں ہے وہ ہمارے کسی کام کا نہیں۔

۵-تعلیماتِ ربّانی میں لباس کے دو مقاصد بیان کیے گئے ہیں:

۱-ستر پوشی، ۲-زینت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ۔ (الاعراف ۸:۲۶)

اے بنی آدم! ہم نے تمھارے لیے لباس اتارا ہے تاکہ تمھاری شرمگاہوں کا ستر ہو اور تمھارے لیے زینت ہو اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔

......☆☆☆......

[1]- ابوداؤد، کتاب الحمام، باب ماجاء فی التعری، رقم ۳۵۱۷۔

Marfat.com

Marfat.com

۲

حیا اور عفت و پاکدامنی

Marfat.com

پاکدامنی

حدیث: ۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِیْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ (بِصَدَقَةٍ) فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُهٗ۔ [۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا:

(۱) امام عادل، (۲) وہ جوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی راہ میں صرف کی ہو، (۳) اور وہ فرد جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، (۴) اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے، (۵) اور وہ دو آدمی جو آپس میں خدا کے لیے محبت کریں، (۶) اور وہ جسے کوئی اعلیٰ خاندان والی خوبصورت عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۷) اور وہ جو صدقہ کرے تو اتنا خفیہ کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا؟

حدیث: ۴

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ: فَمَا یَاْمُرُكُمْ؟ یَعْنِی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ۔ [۲]

---

[۱] - اخرجه البخاری فی کتاب الحدود، باب فضل من ترک الفواحش، رقم ۶۴۳۶۔

[۲] - اخرجه البخاری فی کتاب الادب فی باب صلة المراة امها عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رقم ۵۶۴۲۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ان سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے ان کو بلا بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ ہم کو نماز، صدقہ، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

تشریحی فوائد

۱- پہلی حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ پاکیزہ زندگی گزارنے والے کو قیامت کے مشکل اور کٹھن لمحات میں اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ میں چار باتوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ (۱) نماز (۲) صدقہ (۳) پاکدامنی کی زندگی (۴) صلہ رحمی۔

۲- مذکورہ حدیث میں نماز کے ساتھ پاکدامنی کا حکم دیا گیا ہے اور اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں یہ حکم پاکدامنی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳- پاکدامنی نبوت کا لازمی جزو ہے، تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے خود بھی پاکیزہ زندگی گزاری اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہوئے اس کی صفات یوں بیان کیں:

(وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ) (آل عمران ۳:۳۹) وہ سردار ہوں گے، اپنے نفس کو روکنے والے اور نبی ہوں گے، اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہوں گے۔

عربی زبان میں 'حصور' اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو اور نفس کے فریب میں مبتلا نہ ہو۔

۴- پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی سے ملتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ) (النور ۲۴:۲۶)

پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے، اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں۔

جو شخص پاک دامن رہ کر زندگی گزارتا ہے اسے دنیا میں فوری انعام یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ کو پاکدامنی کی زندگی عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

۵- پاکدامنی وہ اعلیٰ صفت ہے کہ خود نبی معصوم ﷺ نے اس کے لیے دعائیں مانگی ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ [۱]

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ۔ [۲]

اے اللہ! میں تجھ سے صحت، پاکدامنی، امانت، اچھے اخلاق اور رضا بالقدر (تقدیر پر راضی ہونے) کا سوال کرتا ہوں۔

آپ ﷺ خود معصوم عن الخطا تھے لیکن آپ ﷺ کی یہ دعائیں پاکیزگی اور پاکدامن زندگی سے محبت کی علامت اور اُمت کے لیے تعلیم ہیں۔

اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام (پاکدامنی) ہے۔

۶- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور اشعار ہیں:

عفو تعف نساء کم فی المحرم
واجتنبوا ما لا یلیق بمسلم
ان الزنا دین فان اقرضته
کان الوفا من اهل بیتك فاعلم
من یزن یزن به ولو بجداره
ان کنت یا هذا لبیبا فافهم

پاکدامن رہو، تمھاری عورتیں پاک دامن رہیں گی اور اس چیز سے بچو جو مسلمان کے لائق نہیں۔ بے شک زنا قرض ہے اگر تو نے قرض لیا تو جان لے کہ اس کی ادائیگی تیرے گھر والوں سے ہوگی۔ جو زنا کرے گا اس سے زنا کیا جائے گا اگرچہ اس کی دیوار سے۔ اے شخص اگر تو عقلمند ہے تو اس بات کو جان لے۔

......☆☆☆......

[۱]- مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ، رقم ۵۰۰۵۔

[۲] [illegible] رقم ۱۹۳۔

۱۲۷۶۷۹

Marfat.com

شرمگاہ اور زبان کی حفاظت، جنت کی ضمانت

حدیث: ۵

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ۔ [1]

سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔ (یعنی شرمگاہ) اور وہ چیز جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔''

تشریحی فوائد

۱- شرمگاہ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ محرکات زنا سے بچتے رہیں مثلاً، بدنظری، مخلوط محفلیں، نامحرم کے ساتھ تنہائی، فحش مناظر، ویڈیو اور تصاویر دیکھنا۔

۲- ستر کو چھپانے کا پورا اہتمام کیا جائے بالخصوص عورتیں باریک لباس پہننے سے گریز کریں، قرآن و حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۳- والدین بچوں کی شادی کے معاملے میں بلا وجہ تساہل اور غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔ شادی بہت سی برائیوں کا شرعی حل ہے۔

۴- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝ (الاحزاب ۳۳:۳۵)

---

[1] - اخرجہ البخاری فی کتاب الحدود، باب فضل من ترک الفواحش، رقم ۶۳۰۹۔

Marfat.com

اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں، جبکہ مغفرت سے مراد ایسے افراد سے صادر ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ جلد معاف کر دیں گے۔ اجر کے ساتھ عظیم کا لفظ نشاندہی کر رہا ہے کہ پاکدامنی پر ملنے والا انعام عام معمول سے زیادہ ہوتا ہے۔

۵- نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ قریش کے نوجوانوں سے فرمایا: اے نوجوانان قریش! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، زنا مت کرو، جو اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھے گا اس کے لیے جنت ہے۔ [1]

۶- حقیقی کامیابی کی خوشخبری: ارشاد ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ (المومنون ۲۳:۱-۲)

تحقیق فلاح پا گئے وہ مومن جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

عربی زبان میں 'فلاح' ایسی کامیابی کو کہتے ہیں جس کے بعد ناکامی نہ ہو۔ ایسی خوشی جس کے بعد غمی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسی عزت جس کے بعد ذلت نہ ہو۔ اور یہ آخرت میں نصیب ہو گی۔

......☆☆☆......

[1] المستدرک کتاب الحدود ۳۹۸/۴۔

Marfat.com

پاکدامنی کا بہترین صلہ

حدیث:۶

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ان کی مدد کرنا لازم کرلیا ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا (۲) وہ مکاتب جو بدلۂ کتابت ادا کرنا چاہتا ہو۔(۳) اور وہ شخص جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔

تشریحی فوائد

۱-مذکورہ تین طرح کے لوگوں کے لیے اللہ کی مدد واجب ہے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اللہ کے ذمے کسی مخلوق کی کوئی چیز نہیں لیکن اللہ نے خود اپنے ذمے بعض کاموں کو لازم کیا ہے یہ اس کے لطف وکرم اور فضل ورحمت کی علامت ہے، اور اس امر کی تاکید کے لیے ہے کہ اللہ اپنے فیصلے کو پورا کرتا ہے۔

مجاہد کے لیے اللہ اسبابِ جہاد اور آلاتِ جہاد کے حصول میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

مکاتب کے لیے بدلہ کتابت کی ادائیگی میں سہولت فرماتا ہے۔

وہ شخص جو زنا سے بچنے کے لیے نکاح کرتا ہے، اللہ اس کی بھی مدد فرماتا ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

---

[1] -اخرجہ الامام الترمذی فی باب ماجاء فی المجاهد...... هذا حدیث حسن صحیح، رقم ۱۶۲۲۔

Marfat.com

٢- نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اللہ پر بھروسہ کر کے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے شادی کی، تو اس کی مدد کرنا اور معاملاتِ زندگی میں برکت دینا اللہ کے ذمہ (یا) کرم پر ہے۔ [1]

٣- یہ تینوں امور اہم ہیں لیکن ان میں بھی عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنا زیادہ مشکل اور سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ پاکدامنی کی زندگی انسانی جبلت میں موجود حیوانی جذبات وخواہشاتِ نفسانی کو مغلوب کرنے کے مترادف ہے اور یہ خواہشات وجذبات ایسے ہیں کہ اگر انسان اس دلدل میں پھنس جائے تو وہ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ (گری ہوئی زندگی) کا شکار ہو جاتا ہے، اور اگر انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کا راستہ اختیار کرتا ہے، تو وہ فرشتہ صفت انسان کہلاتا ہے اور اعلی علیین (سب سے بلند مقام) میں جگہ پاتا ہے۔

بالخصوص موجودہ فتنے کے دور میں جب کہ ہر طرف روشن خیالی کے نام پر بے حیائی کا بازار پوری طرح گرم ہے، بے حیائی کے تمام پُرکشش اسباب وسائل انسان کو اپنی طرف مائل کر رہے ہیں ایسے حالات میں ان گندگیوں اور خباثتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا فرشتہ صفت زندگی کی علامت ہے۔

......☆☆☆......

[1] - السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب المکاتب، باب ماجاء فی تفسیر: ان علمتم فیهم خیراً، حدیث ٢٠٠٨١۔

Marfat.com

خواہش نفس کو کنٹرول کرنے کا طریقہ

حدیث: ۷

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ، فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَۃً فَلْیَاتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے۔ اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

تشریحی فوائد

۱- حدیث میں فطرت انسانی کا ایک مسئلہ اور اس کا حل بتایا گیا ہے۔ مرد کی فطرت میں عورت کی طرف میلان پایا جاتا ہے اور عورت کو دیکھ کر شیطانی وسوسے پیدا ہوتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شرعی حل بتایا کہ جب کسی شخص کے دل میں ایسی کیفیت پیدا ہو تو وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے اور اپنی خواہش پوری کرے اس طرح وہ شیطانی وسوسے سے نجات پا جائے گا۔

۲- اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام ایک فطری دین ہے جس کی تعلیمات فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور انتہائی سادگی پر مبنی ہیں۔

---

[1] مسلم کتاب النکاح [illegible] ۲۱۔

Marfat.com

۳-موجودہ دور میں بیرونِ ملک بغرضِ روزگار یا تعلیم کے لیے جانے والے حضرات کو سفر میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ حتی الامکان کوشش کر کے اپنی اہلیہ کو ہمراہ لے جائے تاکہ گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہی نہ رہے چونکہ اس وقت بے حیائی جھوٹے کلچر کی علامت بن چکی ہے اور سادہ لوح مسلمان اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

۳

حیا اور نکاح

Marfat.com

نوجوان اور نکاح

حدیث: ۸

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَد عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ رضی اللہ عنہ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ شَبَاباً لَا نَجِدُ شَیْئاً. فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ. [1]

عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، انھوں نے فرمایا: ہم جس زمانے میں جوان تھے اور ہم کو کچھ میسر نہ تھا تو ہم سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے گروہ جوانان! جو کوئی تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح (پرائی عورت کو دیکھنے سے) نگاہ کو پھیر دیتا ہے اور حرام کاری سے بچاتا ہے۔ البتہ جس کو استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ روزے سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔“

تشریحی فوائد

۱- مذکورہ حدیث میں شادی کی افادیت واہمیت بتائی گئی ہے کہ جو شخص بالخصوص نوجوان شادی کی قدرت اور استطاعت رکھتا ہو، اسے شادی کر لینی چاہیے۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ نظر کے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ اور یہی وہ اسباب گناہ

---

[1] - اخرجہ البخاری فی باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، رقم ۱۷۸۴۔

Marfat.com

ہیں جس کے ارتکاب سے انسان کے سالوں کی پرہیزگاری سے قائم عزت چند منٹوں کی لذت کی خاطر خاک میں مل جاتی ہے۔

۲-استطاعت سے کیا مراد ہے؟ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما فرماتے ہیں کہ الباءۃ کے لفظ کو عام معنی پر محمول کرتے ہوئے قدرت علی الوطی (ہمبستری) اور قدرت علی النفقہ (عورت کا نان ونفقہ) دونوں مراد لیے جاسکتے ہیں۔[1]

۳-استطاعت نہ ہونے کی صورت میں روزے رکھنا مفید ہے۔ اس سے شہوت مغلوب ہوجائے گی اور حرام میں پڑنے کا اندیشہ نہیں ہوگا۔

۴-شادی کرنے کے حکم سے ثابت ہوا کہ جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ عبادات ہیں اسی طرح شادی بھی ایک عبادت ہے۔

۵-اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ جنسی جذبات کی تکمیل کا واحد شرعی اور جائز طریقہ یہی نکاح کا بندھن ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت بھی ہے اور اس میں اعلیٰ مقاصد اور حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ مثلاً عفت وپاکدامنی کی زندگی کا میسر آنا، جنسی بے راہ روی اور ہر طرح کے گناہ سے حفاظت، اولاد کی نعمت کا حصول، جوانی کے نازک دور کے لیے محفوظ پناہ گاہ اور بے شمار فوائد وحکمتیں۔ آج کل شادی جیسے اہم معاملے کو پیچیدہ اور لایعنی شرائط کی وجہ سے مشکل بنادیا گیا ہے جو ایک مسلم معاشرے کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ والدین اور اہل خاندان کے اربابِ حل وعقد کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

۶-فرائڈ کے نظریے کے مطابق ''انسان کو اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی طرح کی قیود کا پابند نہیں ہونا چاہیے بلکہ جہاں اور جس وقت بھی خواہش کو پورا کرنا چاہے کرسکتا ہے۔'' لیکن آج دنیا میں یہ نظریہ دم توڑتا ہوا نظر آرہا ہے اور مغربی دنیا سے یہ بازگشت سنائی دے رہی ہے کہ یہ جانوروں کی خصلت تو ہوسکتی ہے لیکن اعلیٰ اقدار واخلاق کا حامل انسانی معاشرہ اس کا قطعاً

---

[1]-کشف الباری، کتاب النکاح، مولانا سلیم اللہ خان۔

Marfat.com

متحمل نہیں ہوسکتا۔ مغربی نظام زندگی سے وابستہ افراد، میڈیا کے حیا سوز پروگرامات اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگ جنھوں نے اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا وہ اس بات پر شاہد ہیں کہ ''بے حیائی'' کے نظام نے انسان سے ہر طرح کا تحفظ چھین لیا ہے اور انسان جانوروں سے بدتر زندگی گزار رہا ہے پھر بھی نفس کو تسکین نہیں ملتی۔

۷-شادی کے ذریعے ماں، باپ، بہن، بھائی، خالہ، پھوپھی، چاچا، ماموں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ جیسے پاکیزہ رشتوں پر مشتمل ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

۸-آیت قرآنی:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (النور ۲۴:۳۲)

تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمھارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کردو اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا۔

لفظ ایامیٰ کا اطلاق ایسے تمام مردوں اور عورتوں پر ہوتا ہے جو بے زوج ہوں، ہر وہ مرد جس کی کوئی بیوی نہ ہو اور ہر وہ عورت جس کا کوئی شوہر نہ ہو۔

اس آیت کی تشریح میں جمہور فقہا نے یہ رائے قائم کی ہے کہ مسلمانوں کو عام طور پر یہ فکر ہونی چاہیے کہ ان کے معاشرے میں لوگ بن بیاہے نہ بیٹھے رہیں، خاندان والے، دوست احباب، ہمسائے سب اس معاملے میں دلچسپی لیں اور جس کا کوئی نہ ہو اس کو حکومت اس کام میں مدد دے۔ [۱]

۹-حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ شادی کرلیتا ہے اس کا آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے پس اس کو باقی آدھے دین کے بارے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔ [۲]

......☆☆☆......

[۱] -تفہیم القرآن ۳/۳۹۷، سورۃ النور، آیت ۳۲۔

[۲] -رواہ البیہقی فی شعب الایمان برقم ۵۲۲۹۔

Marfat.com

شادی میں دین داری کو ترجیح

حدیث:۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار اسباب سے کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، اس کے جمال کی وجہ سے، اور حسب کی وجہ سے اور دین کی وجہ سے لہٰذا تم دینداری کو ترجیح دو، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

تشریحی فوائد

۱- حدیث میں لوگوں کی عام عادت بتائی گئی ہے کہ عموماً لوگ مال و جمال اور حسب ونسب کے طالب ہوتے ہیں، لہٰذا دین دار کے لیے لازم ہے ان سب خصلتوں میں دینداری کی صفت کو مقدم رکھے، اللہ تعالیٰ اچھی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت فرمائے گا، اور نیک صحبت کی وجہ سے دینی ودنیوی فتنوں سے محفوظ بھی رہے گا۔

احادیث مبارکہ میں رشتے کے انتخاب کے حوالے سے کفو (یعنی برابری) کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''اپنے لیے شریک زندگی چُنو اور کفو میں نکاح کرو۔'' [2]

۲- کفو (برابری) کا لحاظ رکھنے کی ضرورت اس وجہ سے پیش آتی ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات میں الفت ومحبت اور موافقت انتہائی ضروری ہے۔ اسی سے گھر اور خاندان کا نظام بہتر

---

[1] - بخاری، کتاب النکاح، رقم ۴۸۰۲، مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، رقم ۲۷۳۹۔

[2] - ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الاکفاء، رقم ۱۹۹۹، الصحیح الجامع البانی، رقم ۲۹۲۸۔

Marfat.com

طریقے سے چلتا ہے اور اس موافقت کے لیے بعض امور میں برابری بہت اہمیت کی حامل ہے،
اب سوال یہ ہے کہ کفو کے لیے کن چیزوں کو پرکھنا چاہیے، فقہ اسلامی کی کتب میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں اُن چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے مثلاً دینداری، حسب ونسب، پیشہ اور مال، نیز ان امور میں تعلیم اور حسن و جمال کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ رشتے کے انتخاب میں ترجیح بہرحال لڑکے یا لڑکی کے دیندار ہونے کو دی جائے گی اس کے ساتھ اگر مذکورہ باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، دینداری سے مراد فرائض کا پابند ہونا، معاملات، اخلاق و کردار اور لڑکے کے لیے رزقِ حلال کی پاکیزگی انتہائی اہم ہے۔

۳۔ بعض لوگ دینداری کو نظرانداز کرتے ہوئے محض حسب ونسب، مال و دولت، حسن و جمال اور فخر و شہرت کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے شادی ہونے کے بعد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، شادی کے لیے لڑکے یا لڑکی والوں کی طرف سے بعض بے جا اور لایعنی شرائط عائد کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے نوجوان اپنی عمریں گزار دیتے ہیں۔

۴۔ جہیز کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ خوشی کے اس اہم موقع پر والدین اپنی بچی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ سامان تحفتاً دیتے ہیں، شرعاً اس کی اجازت بھی ہے البتہ اس کے لیے بھاری بھرکم جہیز کا اہتمام کرنا، شرائط عائد کرنا، فخر و شہرت کے لیے جہیز کی نمائش کرنا، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا، اور جہیز نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہ کرنا یہ سب غیر ضروری رسمیں اور غیر شرعی کام ہیں، مادہ پرستی، بے حیائی کے فتنے کے اس دور میں اس کا سدباب کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تمھارے پاس رشتے کے لیے کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کی دین داری اور اخلاق وکردار سے تم مطمئن ہو تو شادی کردو اگر تم لوگ ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ وفساد پیدا ہوجائے گا۔ [1]

[1] - ترمذی، کتاب النکاح، رقم ۱۰۴۰۔

Marfat.com

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

تم کو ان عورتوں میں جو چیز دیکھنی چاہیے وہ دین ہے۔ ایک کالی کلوٹی لونڈی بھی اگر دیندار ہو تو وہ دوسری عورتوں سے افضل ہے۔ [۱]

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

چار چیزیں ہیں جن کو دی گئیں اسے دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی دے دی گئی، ایک وہ بیوی جو شوہر کے مال اور اپنی عصمت میں کسی خیانت کی طرف مائل نہ ہو۔ [۲]

......☆☆☆......

[۱] - ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، رقم ۱۸۵۵۔

[۲] - طبرانی الکبیر، رقم ۱۱۰۰۶۹، والاوسط، رقم ۷۳۴۶۔

Marfat.com

شادی کے بغیر زندگی

حدیث: ۱۰

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا، وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تین صحابہ کرام نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کرنے لگے: جب ان کو (آپ ﷺ کی عبادت کا احوال) بتایا گیا تو وہ اس کو کم سمجھے اور کہنے لگے کہ ہم نبی ﷺ کو کہاں پہنچ سکتے ہیں؟ آپ ﷺ کی تو اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف ہو چکی ہیں (یہ سوچ کر) ان میں سے ایک نے کہا: ''میں آیندہ ہمیشہ رات بھر نماز پڑھوں گا۔'' دوسرے نے کہا: ''میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔'' اور تیسرے نے کہا: ''میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔'' (کچھ دیر بعد) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''تم لوگوں نے اس طرح کی باتیں کی ہیں؟! پس یاد رکھو، اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ کی خشیت اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا بھی اور چھوڑتا بھی ہوں (نفلی روزے مراد ہیں) اور (راتوں کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں

[1] - اخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم ۴۷۷۸۔

Marfat.com

سے شادیاں بھی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

تشریحی فوائد

۱- حدیث مبارکہ میں شادی کے بغیر زندگی گزارنے کی حوصلہ شکنی اور مذمت کی گئی ہے دراصل اسلام ایک فطری دین ہے، اور شادی کے بغیر رہنے کا عمل انسانی فطرت سے جنگ کے مترادف ہے اور جہاں فطرت کے خلاف کوئی کام ہوتا ہے وہاں شیطان کے گمراہ کرنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انسانی جبلت میں جنسی خواہش اور اس کی طرف میلان کا جذبہ رکھ دیا ہے اگر کوئی شخص ان خواہشات کو اس کی فطرت کے خلاف دبانے کی کوشش کرے گا تو وہ مادہ بالآخر زہر بن کر پورے جسم میں پھیل جائے گا، اور انسان کی پوری زندگی، اس کا جسم و جان، روح و بدن، افکار و خیالات حتٰی کہ اس کی عادتوں پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

۲- ایک روایت میں آتا ہے:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عکاف بن وداعہ الہلالی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمھاری شادی ہو چکی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: لونڈی بھی نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم تندرست اور خوشحال ہو؟ انھوں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا عیسائیوں میں سے۔ اگر تم ہماری امت میں ہونا چاہتے ہو تو وہی کرو جو ہم کرتے ہیں بلاشبہ ہمارے طریقوں میں سے ایک طریقہ نکاح بھی ہے۔

تم میں بدترین لوگ وہ ہیں جو شادی کیے بغیر (مجرد) رہتے ہیں اور تمھارے مرنے والوں میں بدترین وہ ہیں جو مجرد (شادی کیے بغیر) مرتے ہیں۔ [1]

۳- آپ ﷺ نے کثرت اولاد کی ترغیب دی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

ایسی عورتوں سے شادیاں کرو جو بہت محبت کرنے والی یا زیادہ بچے جننے والی ہوں کیونکہ

---

[1] - رواہ الطبرانی فی الزوائد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا۔ [1]

۴- اگر کسی کو کوئی شرعی عذر لاحق ہو مثلاً عورت کے نان ونفقہ یا وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو یا اگر عورت ہے اور اس کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہے جو شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں رکاوٹ ہو وغیرہ تو ایسی مجبوری میں تجرد (بغیر شادی) کی زندگی گزاری جاسکتی ہے، اس کی بہت سی تفصیلات ہیں جس کے لیے علمائے دین، ماہرین شریعت اور دینی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

۵- آج کل بعض لوگ محض خاندانی روایات، مہنگے جہیز کی عدم دستیابی اور اونچے معیارات کی وجہ سے اپنی اولاد بالخصوص لڑکیوں کو گھروں میں بٹھائے رکھتے ہیں اور ان کی شادی نہیں ہو پاتی نیز بعض مرد وعورت کے اپنے نامعقول معیار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں، ہاں شریعت نے مرد وعورت کو پسند اور کفو (برابری) کا جو معقول حق دیا ہے اسے وہ استعمال کرسکتے ہیں۔

۶- بعض ظالم لوگ محض اپنی جائیداد وملکیت کو بچانے کے لیے ''عورتوں کی قرآن سے شادی'' جیسا جاہلانہ اور غیر انسانی کام کرتے ہیں اور اس بہانے عورتوں کو گھروں میں بٹھائے رکھتے ہیں انھیں سوچنا چاہیے کہ کیا مرنے کے بعد اللہ کے ہاں حساب نہیں دینا؟

......☆☆☆......

---

[1]- ابوداؤد کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء۔ ۲۰۵۲، نسائی، کتاب النکاح، باب کراھیة تزویج العقیم، رقم ۳۲۲۷۔

Marfat.com

نکاح کا اعلان اور نکاح کی جگہ

حدیث: ۱۱

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔ [۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرواور ان مواقع پر دف بجایا کرو۔

تشریحی فوائد

۱- حدیث بالا میں پہلا حکم اعلانِ نکاح ہے، موجودہ معاشرے میں اعلانِ نکاح کی مختلف صورتیں ہیں۔ شہروں میں کسی فرد کے ذریعے یا شادی کارڈ کے ذریعے یہ پیغام پہنچایا جاتا ہے، بعض دیہات اور برادریوں میں مساجد میں اعلان کر دیا جاتا ہے یہ سب جائز صورتیں ہیں البتہ مہنگے شادی کارڈ چھپوانا فضول خرچی کے زمرے میں آتا ہے۔ [۲]

۲- اعلان نکاح سے آدمی مختلف خرابیوں (تہمت، بدگمانی وغیرہ) سے محفوظ رہتا ہے۔ خاندان اور معاشرے سے چھپ کر شادی کرنے سے انسان کے اخلاق و کردار پر برا اثر پڑتا ہے، محبت کی شادی (Love Marriage) کی خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی چھپ چھپا کر

---

[۱]- اخرجہ الترمذی فی ابواب النکاح باب ماجاء فی اعلان النکاح، وقال: حدیث حسن، رقم ۱۰۸۹۔

[۲]- ملاحظہ: اعلانِ نکاح کی درج کردہ صورتوں کو 'جائز' بلکہ اس سیاق وسباق میں 'مسنون' قرار دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ خصوصاً اس صورت میں کہ حدیث کے 'مساجد' اور 'دف' والے حصے کو علامہ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اعلانِ مسنون یہ ہے کہ معاشرے اور اڑوس پڑوس میں یہ بات پھیل جائے کہ فلاں مرد وعورت نکاح کے بندھن میں بندھ گئے ہیں۔ (ادارہ)

Marfat.com

نکاح کرلیتا ہے اور پھر معاشرے کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا ہے۔ نیز اس نوعیت کی بیشتر شادیاں انتشار کا سبب بنتی ہیں، اور گھریلو جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔

۳-دوسری ترغیب مساجد میں نکاح کی تقاریب منعقد کرنے کی دی گئی ہے، کیونکہ یہ ایک مبارک تقریب ہے لہٰذا اس کے لیے مسجد سے اچھی اور بابرکت جگہ اور کوئی نہیں ہوسکتی، البتہ مساجد کے علاوہ کسی ہال، گھر یا محفوظ جگہ میں تقریب منعقد کرنا جائز ہے۔ لیکن ان مقامات پر مخلوط تقاریب منعقد کرنا کسی بھی مجبوری کے تحت جائز نہیں ہے عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ مسجد کے علاوہ ہال میں یا گھروں پر جو تقاریبِ نکاح منعقد کی جاتی ہیں اس میں نکاحِ مسنونہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی جب کہ دیگر خرافات یا دعوتِ ولیمہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے، حالانکہ اس پورے عمل میں نکاحِ مسنون کو مرکزی حیثیت دینی چاہیے، نیز بعض دیہاتوں میں ایک اور عجیب وغریب رسم ورواج ہے کہ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام نکاح سے پہلے ہوجاتا ہے، نکاح سے پہلے مہمان نوازی تو ہوسکتی ہے لیکن ولیمہ تو اُس کے بعد ہی ہوگا، یہ سب جاہلانہ رسمیں اور دین سے بے خبری کی علامت ہے۔ مساجد میں اس نوعیت کی تقاریب منعقد کرنے سے بہت سی خرافات سے بچا جاسکتا ہے نیز سادگی کو اپنانے کی ترغیب بھی ہے۔

۴-حدیث کے آخری جملے سے استدلال کر کے علما نے کہا ہے کہ نکاح کا اعلان 'دف' بجا کر کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنی حدود کے اندر ہو اور اس کے اندر گانے بجانے کے دوسرے آلات اور ساز استعمال نہ ہوں۔ [1]

۵-فی الوقت شادی اور خوشی کے دیگر مواقع پر گانا بجانا، موسیقی، بھنگڑا ڈالنا، پٹاخے چھوڑنا اور دیگر خرافات کو لازمی حصہ سمجھ لیا گیا ہے یہ سب غیر شرعی مہلک اور گناہ کے کام ہیں، محلے اور پڑوس کے دیگر افراد بالخصوص مریض حضرات کے لیے تکلیف کا باعث بنتے ہیں جو ایک الگ گناہ ہے۔

......☆☆☆......

[1] -درس ترمذی، ۳/۳۵۲۔

Marfat.com

منگیتر کو دیکھنے کی شرعی حیثیت

حدیث: ۱۲

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔ [۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے تم کو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں تمھاری تصویر لایا اور اس نے مجھ سے کہا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمھارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ بعینہ آپ تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

حدیث: ۱۳

عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهٗ أَحْرٰى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔ [۲]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دیکھ لو تمھاری باہمی محبت قائم رکھنے کے لیے یہ زیادہ مناسب ہے۔

تشریحی فوائد

اسلام کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر حکمت ہمیں

---

[۱] - اخرجہ البخاری فی کتاب النکاح باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج، رقم ۵۱۲۵۔

[۲] - ترمذی، ابواب النکاح باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ، قال ھذا حدیث حسن، رقم ۱۰۸۷۔

Marfat.com

نظر آجائے یا ہم اس کا مشاہدہ کرلیں، یہ ایمان بالغیب کے زمرے میں آتا ہے۔

۲- از روئے شریعت کسی غیر محرم کو بے پردہ دیکھنا یا اسے تاکتے رہنا ممنوع ہے۔ البتہ جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا گیا ہے (یعنی منگیتر)، اسے ایک مرتبہ دیکھنے کی شرعاً اجازت ہے۔

۳- جمہور علما فرماتے ہیں کہ منگیتر کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، علامہ موفق الدین نے تو اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر قبل از نکاح دکھائی۔ [1]

روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ خود عورت کو بھی دیکھا جا سکتا ہے اور صرف تصویر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

۵- جمہور کا اتفاق ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ چہرے سے اس کے جمال کا اور ہتھیلیوں سے جسم کی نعومت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عورت کی اجازت کے بغیر دیکھا جا سکتا ہے، البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مخطوبہ (جس عورت کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہو) عورت کو دیکھنے کے لیے اس کی اجازت کی شرط لگاتے ہیں۔

۶- موجودہ زمانے میں مرد و عورت شادی سے پہلے ایک دوسرے کو پرکھنے کے لیے جو خرافات کرتے ہیں، تنہا سیر و تفریح پر جانا، تنہا تقریبات میں شرکت کرنا، سفر کرنا وغیرہ بے حیائی کے زمرے میں آتے ہیں اور یہ مغربی تہذیب کا شاخسانہ ہے۔

منگنی کی شرعی حیثیت

منگنی محض ایک قول و قرار اور وعدہ ہے کہ آیندہ اس لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے کیا جائے گا۔ یہ نکاح نہیں ہے، یہ فریقین کے درمیان ایک معاہدہ ہے جس سے بغیر کسی معقول عذر کے پھر جانا وعدہ خلافی شمار ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ کے یہاں جواب دینا ہوگا۔ البتہ کسی شرعی عذر کی بنا پر منگنی توڑنا جائز ہے۔

......☆☆☆......

[1] کشف الباری کتاب النکاح ۲۲۔

Marfat.com

۴

حیا اور پردہ

Marfat.com

حجاب (پردہ)

حدیث: ۱۴

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اٰيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا اُهْدِيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَتْ مَعَهٗ فِي الْبَيْتِ. صَنَعَ طَعَامًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُوْدٌ يَتَحَدَّثُوْنَ. فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ) اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ) فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ۔ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پردہ کی آیت سے میں اچھی طرح واقف ہوں جب آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ آپ ﷺ کے گھر میں آئیں تو آپ ﷺ نے ولیمہ کا بندوبست کیا اور لوگوں کو دعوت دی، لوگ آئے اور کھانا کھانے کے بعد باتیں کرنے بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ اندر گئے اور پھر باہر آگئے تاکہ لوگ چلے جائیں مگر وہ بیٹھے رہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ) پھر آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اور لوگ چلے گئے۔

تشریحی فوائد

۱۔حجاب سے متعلق قرآن مجید کی سات آیات اور نبی کریم ﷺ کی ستر احادیث موجود ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

---

[1] - اخرجه البخاری فی کتاب التفسیر باب قوله تعالی لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم، رقم 4518۔

Marfat.com

آیات حجاب

۱-سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت ۵۳، ۲-الاحزاب ۳۳، آیت ۵۹،

۳-سورۃ النور ۲۴، آیت ۲۸، ۴-سورۃ النور ۲۴، آیت ۳۰-۳۱۔

احادیث حجاب

۱-بخاری، کتاب الاستیذان باب آیۃ الحجاب، بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲-بخاری کتاب الاستیذان باب آیۃ الحجاب، بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳-مسند احمد بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴-ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، براویت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵-الحاکم بروایت حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا (صحیح علی شرط الشیخین)

۶-ابن سعد بروایت حضرت صفیہ بنت تسیبہ رضی اللہ عنہا

۷-ابن سعد بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۸-ابن سعد بروایت حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۹-البیہقی بروایت حضرت عاصم الاحول رضی اللہ عنہ

۱۰-البیہقی بروایت حضرت عیینۃ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ عن ابیہ۔

۲-یہ حقیقت ہے کہ بے پردگی ہی زنا کا سبب بنتی ہے اسی لیے اسلام نے عورت کو حجاب میں رہنے کا حکم دیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی طبیعت صالحہ نے تو حجاب کی اہمیت کو از خود محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ ۵ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی ازواج کے پاس نیک اور گناہ گار داخل ہوتے ہیں تو اگر ان کو پردے کا حکم فرمائیں (تو کیا ہی اچھا ہو)۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئیں۔[1]

۳-ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1]- بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی القبلۃ، ۳۹۶۔

Marfat.com

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ (الاحزاب ۵۹:۳۳) اے نبی! اپنی ازواج اور بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔

جلابیب، جلباب کی جمع ہے اس سے مراد وہ چادر ہے جس کو عورتیں اپنے دوپٹے کے اوپر اوڑھ لیتی ہیں، آیت مبارکہ کی تشریح کے ضمن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے سروں اور چہروں کو چادر سے ڈھانپ لیا کریں، صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ چلنے پھرنے اور دیکھنے میں آسانی ہو۔ [۱]

۴-امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبیدہ بن سفیان بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اس حکم پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ وہ گھر میں گئے اور ایک بڑی سی چادر لائے اسے اوڑھ کر طریقہ بتایا، پورے جسم کو ڈھانپ کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی۔ [۲]

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نیک اور صاحب عزت عورت کا نشان گھونگھٹ ہے تاکہ بدنیت فاسق وفاجران کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔

۵-ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ۔ (الاحزاب ۵۳:۳۳) جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو، اس میں زیادہ پاکیزگی ہے، تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے۔

بالفرض اگر چاردیواری کا پردہ نہ ہو تو چادر کا پردہ ہونا چاہیے، آمنا سامنا جائز نہیں ہے، اس حکم کی اہمیت کا اندازہ لگائیں تو ایک طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جیسی مقدس ہستیاں ہیں اور دوسری طرف ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پاکیزہ ترین عورتیں مگر اس کے باوجود انھیں پردے کے پیچھے

---

[۱]- تفسیر ابن جریر، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۹۔

[۲]- ایضاً۔

Marfat.com

رہ کر گفتگو کرنے یا لین دین کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ پوری امت کے مرد اور خواتین کے لیے حجاب اور پاکیزگی کی بہترین تعلیم ہے۔

۶۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں ذکر کرتے ہیں کہ ایک سفر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ڈھانپا اور انھیں اپنے پیچھے (اونٹ پر) سوار کیا اور اپنی چادر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی کمر اور چہرے پر ڈال دی۔ [۱]

۷۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں:

میں اس کمرے میں داخل ہوتی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں تو اپنی چادر رکھ دیتی اور کہتی تھی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد مدفون ہیں۔لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو اللہ کی قسم میں ان سے حیا کی وجہ سے اچھی طرح پردہ کر لیا کرتی تھی۔ [۲]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تقویٰ اور ان کی غایت احتیاط کا اندازہ لگائیے کہ قبر میں مدفون میت سے بھی پردہ کر رہی ہیں۔

۸۔چہرے کے پردے پر ترجیحی دلائل

۱۔بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالت احرام میں چہروں پر نقاب ڈالنے اور دستانے پہننے سے منع فرمایا تھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی نقاب اور دستانوں کا رواج عام تھا۔

۲۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احرام کی حالت میں جب مرد حضرات ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں پر ڈھانپ لیتیں ان کے گزرنے کے بعد منہ کھول لیتیں۔ [۳]

---

[۱]-اخرجہ ابن سعد، ۲/۱۱۷۔

[۲]-مسند احمد ۶/۲۰۲۔

[۳]-ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی المحرمۃ تغطی وجھھا، رقم ۱۸۳۳۔

Marfat.com

۸-انگریزی کا مقولہ ہے: Face is the index of mind چہرہ دماغ کا انڈیکس ہے، اسی وجہ سے لڑکی کا رشتہ دیکھنے کے لیے چہرہ دیکھا جاتا ہے۔

۹-چہرے کا پردہ مذاہب اربعہ کی روشنی میں

⊙ احناف کا مذہب: فتنے کی غیر موجودگی میں متقدمین ومتأخرین احناف کے نزدیک چہرہ عورت کے ستر میں داخل نہیں ہے۔ [۱]

جب کہ فتنے کی موجودگی میں متقدمین ومتأخرین احناف کے نزدیک چہرے کا پردہ واجب ہے۔امام ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نوجوان عورت کو مردوں کے درمیان چہرہ کھلا رکھنے سے منع کیا جائے گا اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ عورت کے ستر میں داخل ہے بلکہ فتنے کے ڈر سے منع کیا جائے گا۔ [۲]

⊙ مالکیہ کا مذہب: متقدمین ومتأخرین علمائے مالکیہ کے نزدیک چہرے کا پردہ واجب ہے، مشہور مالکی امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حالتِ احرام میں عورت کے لیے اپنے چہرے کو چھپانا جائز ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کی آنکھوں سے بچاسکے، اگر اسے فتنے کا علم یا گمان ہو یا اس کی طرف دیکھے جانے کا گمان ہو تو اس پر چہرے کا پردہ واجب ہے۔ [۳]

⊙ حنابلہ کا مذہب: متقدمین ومتأخرین حنابلہ کے نزدیک عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے۔امام ابوبکر الخلال حنبلی فرماتے ہیں:

مجھے منصور بن ولید رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عورت کی ہر چیز ستر ہے یہاں تک کہ اس

---

[۱]- الہدایۃ ۱/۳۵۸۔

[۲]- ردالمحتار علی الدرالمختار، محمد امین بن عمر عابدین ۲/۸۲، داراحیاء التراث العربی۔

[۳]- شرح مؤطا امام مالک للزرقانی ۳/۲۱۔

Marfat.com

کے ناخن بھی ستر میں داخل ہیں۔ [۱]

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حالتِ احرام میں عورت کو نقاب دستانے پہننے سے منع کیا گیا ہے اور یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ نقاب اور دستانے پہننا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں عورتوں میں معروف تھا اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ [۲]

⊙ **شافعیہ کا مذہب:** چہرے کے پردے کے بارے میں شافعیہ کا تقریباً وہی مسلک ہے جو مالکیہ کا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی ایک روایت کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے:

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورتوں کے لیے اجنبی مردوں سے پردہ کرنا واجب ہے۔ [۳]

ایک اور روایت کی شرح میں لکھتے ہیں:

[فَاخْتَمَرْنَ] کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں۔ [۴]

......☆☆☆......

---

[۱] - احکام النساء، امام احمد بن حنبل، ص ۲۔

[۲] - فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۱/۵۱-۳۷۲۔

[۳] - فتح الباری، کتاب النکاح، باب لبن الفحل ۱۵۱/۹۔

[۴] - فتح الباری، کتاب تفسیر القرآن، باب ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ۴۹۰/۸۔

Marfat.com

دوپٹے کا حکم

حدیث: ۱۵

عَنْ دِحْیَةَ بْنِ خَلِیْفَةَ الْکَلْبِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبَاطِیٍّ فَأَعْطَانِیْ مِنْهَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ: اِصْدَعْهَا صِدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِیْصاً وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ: وَاْمُرْ اِمْرَأَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْباً لَا یَصِفُهَا۔ [1]

دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے (یعنی مصری کپڑے سفید اور باریک) سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے مجھے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کرلو۔ اس میں ایک کا کرتہ بنالو (یعنی اپنے لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے دو تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بنالے جب حضرت دحیہؓ نے پیٹھ پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم دو کہ اس اوڑھنی کے نیچے ایک اور کپڑا بھی لگائے تاکہ اس کو ظاہر نہ کرے یعنی اس کا بدن ظاہر نہ ہو۔

تشریحی فوائد

۱۔عورت کے لیے سر کا ڈھانپنا فرض ہے، چاہے چادر، دوپٹے، برقعے یا اسکارف کی صورت میں ہو یہ سب جواز کی صورتیں ہیں۔

۲۔حدیث مذکور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو جو کپڑا اُن کی اہلیہ کے لیے دیا وہ دوپٹے کے لیے تھا اور چونکہ وہ باریک کپڑا تھا اس لیے اس کے نیچے ایک اور کپڑا (استر) لگانے کا حکم دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دوپٹہ اتنا باریک نہ ہو کہ سر کے بال نظر آئیں نیز وہ اتنا

[1]۔ اخرجہ ابوداؤد فی کتاب اللباس، باب فی لبس القباطی للنساء، رقم ۳۶۰۷۔

Marfat.com

بڑا ہونا چاہیے کہ سر اور سینہ چھپ جائے۔

۳-حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) ایک باریک دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو پھاڑ دیا اور ایک موٹی اوڑھنی ان پر ڈالی۔ [۱]

۴-آج کل فیشن ایبل خواتین محض نمائش کے لیے گلے میں دوپٹہ رکھ لیتی ہیں یہ اس حکم سے پہلو تہی اختیار کرنے کا محض ڈھنگ ہے۔

۴-جاوید احمد غامدی جیسے روشن خیال، متجدد اسلام جن کو دوپٹے کا حکم قرآن وسنت میں نظر نہیں آتا وہ مذکورہ احادیث کو دیکھ لیں۔

۵-ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں وہاں لڑکیوں کو ننگے سر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاریہ (لونڈی) کو دیکھا جس کا سر کھلا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک کپڑا پھینکا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک اس لونڈی کو دے دو اور ایک اُس لونڈی کے پاس بھیج دو جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی ہے، اس لیے کہ میرا اندازہ ہے کہ یہ دونوں حد بلوغ کو پہنچ گئی ہیں، لہٰذا ان کو اب سر ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔ [۲]

۶-حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدرِ دومہ (مدینہ کے قریب شہر تھا جس کے حکمران کو اکیدر کہا جاتا تھا) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھ کو دیا اور فرمایا: اس کو پھاڑ کر تینوں فاطماؤں کے لیے دوپٹہ بنا دو۔ یعنی

---

[۱]-موطا امام مالک، کتاب اللباس، باب مایکرہ للنساء لبسہ من الثیاب، رقم ۱۶۴۲۔

[۲]-ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۵۵۲۔

Marfat.com

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ) اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا۔ [1]

۷۔ فقہا کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر آزاد عورت ننگے سر نماز پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ وضو کرنے کے بعد سر کھل جائے یا کھلے سر وضو کرے تو وضو برقرار رہے گا۔

......☆☆☆......

[1] ۔ مشکل الآثار، ۶، ۳۹۵۔

دیور سے پردہ

حدیث: ۱۶

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ، اِیَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ [1]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے گھر (تنہائی میں) جانے سے پرہیز کرو، ایک انصاری مرد نے کہا: آپ دیور کے متعلق فرمایئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔ (یعنی اس سے زیادہ محتاط رہنا چاہیے)۔

تشریحی فوائد

۱-غیر محرم مرد و عورت بلاضرورت تنہائی میں ملاقات نہ کریں البتہ اگر کوئی ضروری نوعیت کا کام ہو تو لوگوں کی موجودگی میں تھوڑا ہٹ کر علیحدگی میں گفتگو کی جاسکتی ہے یا کسی تیسرے فرد کو شامل کرلیا جائے احادیث میں اس نوعیت کی روایات موجود ہیں۔

۲-شوہر کے غیر محرم رشتہ داروں حتیٰ کہ اس کے بھائی (یعنی دیور) سے بھی مکمل پردہ کیا جائے اسی طرح چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، یا وہ سب رشتے جن کی آپس میں شادی ہوسکتی ہے ان سے پردہ کیا جائے گا اور تعلقات میں ایک فاصلہ رکھا جائے گا۔

۳-شوہر کے غیر محرم رشتہ داروں کو 'موت' سے تشبیہ دے کر اس کے خطرناک پہلو کی نشاندہی کی گئی ہے کیونکہ ایک اجنبی کی بہ نسبت ایسے رشتہ داروں کا ملنا ملانا زیادہ ہوتا ہے لہٰذا فتنے کا اندیشہ بھی

---

[1]- صحیح البخاری، رقم ۵۲۳۲، صحیح المسلم، رقم ۵۸۰۳، جامع الترمذی، رقم ۱۱۷۱۔

Marfat.com

قوی ہے۔ گناہ کی صورت میں دین کی موت اور رجم کی صورت میں جان کی موت ہو سکتی ہے۔

۴- آج کل ایک گھر میں رہنے والا خاندان (Joint Family) میں یہ بڑا مسئلہ ہے۔ ایسے گھروں میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے حتی الامکان پردے کی کوشش کی جائے۔ عورت بڑی سی چادر پہن کر رکھے، دیوروں سے غیر ضروری باتیں نہ کرے، گپیں ہانکنا، ہنسی مذاق کرنا بالکل ممنوع ہے۔ بالعموم یہ غلط فہمی عام ہے کہ شوہر کے بھائیوں، کزنز، چچا، ماموں، خالو وغیرہ رشتہ داروں سے یا عورت کے کزنز (خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچازاد وغیرہ) سے کوئی پردہ نہیں ہے، حالانکہ یہ بالکل غیر شرعی بات ہے۔ ان تمام افراد سے اسی طرح پردہ ہے جس طرح دیگر غیر محرموں سے ہوتا ہے۔

۵- شادی سے پہلے مرد و عورت کا ایک دوسرے کو پرکھنے کے لیے تنہائی میں رہنا، ایک ساتھ تنہا سفر کرنا، کسی تقریب میں یا تفریح کے لیے تنہا ہونا، اور اسی نوعیت کی دیگر سرگرمیاں شرعاً ممنوع اور ناجائز ہیں۔ یہ سب کچھ انسانی ساختہ مغربی نظام کا حصہ ہے۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایک واقعہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے فضل کو اور ربیعہ بن حارث (نبی ﷺ کے حقیقی چچا زاد بھائی) نے اپنے بیٹے عبد المطلب کو نبی ﷺ کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ اب تم لوگ جوان ہو گئے ہو، تمھیں جب تک روزگار نہ ملے تمھاری شادیاں نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر روزگار کی درخواست کرو۔ یہ دونوں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مکان پر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فضل کی حقیقی پھوپھی زاد بہن تھیں اور عبد المطلب بن ربیعہ کے والد سے بھی ان کا وہی رشتہ ہے جو فضل سے تھا لیکن وہ دونوں کے سامنے نہیں ہوئیں اور حضور ﷺ کی موجودگی میں ان کے ساتھ پردے کے پیچھے سے بات کرتی رہیں۔ [1]

......☆☆☆......

[1] - ابوداؤد، کتاب الخراج، رقم ۲۹۸۷۔

Marfat.com

باریک کپڑے پہننا

حدیث: ۱۷

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا۔ قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَ كَذَا۔ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دم کی طرح کوڑے ہیں لوگوں کو اس سے مارتے ہیں دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں۔ (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہوئے ہیں)۔

سیدھی راہ سے بہکانے والی اور خود بھی بہکنے والی، باریک کپڑے پہنتی ہیں۔ ان کے سر بختی اونٹ (اونٹ کی ایک قسم) کے کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں۔ وہ جنت میں نہیں جائیں گی، بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہیں ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہے۔

تشریحی فوائد

حدیث میں ان عورتوں کو وعید سنائی گئی ہے جو لباس پہن کر بھی برہنہ (ننگی) نظر آتی ہیں۔

اس کے دو مطلب ہیں:

---

[1] - اخرجہ الامام المسلم فی کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات، رقم ۵۷۰۴۔

Marfat.com

۱- وہ عورتیں بدن کے بعض حصوں پر لباس پہنیں گی اور بعض حصوں کو اظہار جمال کے لیے کھلا (عریاں) رکھیں گی۔ یا اتنا باریک لباس پہنیں گی جس سے اعضائے جسم جھلکتے رہیں۔

۲- بالعموم یہ دونوں اندازِ لباس، مسلم اور غیر مسلم خواتین کے اندر پائے جاتے ہیں۔ یہ علم نبوت کا زندہ ثبوت اور معجزات کے برحق ہونے کی واضح دلیل ہے کہ حضور ﷺ نے پہلے ہی ان خطرات سے آگاہ فرما دیا جو آج وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

برہنہ پن حیوانیت کی علامت ہے، انسان جب ربانی تعلیمات سے روگردانی اختیار کرتا ہے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر درجے پر پہنچ جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ....) (الاعراف ۷:۱۷۹)

یہ لوگ جانوروں کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں۔

۳- نبی آخر الزماں ﷺ نے پیشین گوئی کی صورت میں مختلف امور کی نشاندہی اس لیے فرمائی تاکہ کلمہ گو افراد ان بداعمالیوں اور اس کے بدترین نتائج واثرات سے آگاہ رہیں اور اس سے بچنے کی حفاظتی تدابیر اختیار کریں۔

۴- حدیث کے الفاظ میں پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو حکمران اور مقتدر طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ انسانوں پر ظلم کے مرتکب ہوں گے۔ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ بے حیا اور نیم برہنہ خواتین کے ذکر کا مطلب محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ ظالم حکمران کی موجودگی بے حیائی پھیلنے کا بڑا سبب ہے ایسے مفاد پرست اور عیاش لوگ نفس کی جھوٹی تسکین کے لیے خواتین کو عیاشی کا کھلونا بنا دیتے ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

⑤

حیا اور غضِ بصر

Marfat.com

نگاہوں کی حفاظت

حدیث: ۱۸

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ۔ [۱]

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ تک یہ بات پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے (مرد) پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی (عورت) پر۔''

۱- نظر کی حفاظت سے متعلق اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ؕ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ۔ (النور ۲۴: ۳۰-۳۱) اے نبی! ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لیے پاکیزگی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے واقف ہے جو یہ کرتے ہیں، اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

آنکھوں کا فتنہ نہایت مہلک ہے اور اکثر فتنوں اور آفتوں کا بنیادی سبب ہے آیت مبارکہ میں مردوں اور عورتوں کو الگ الگ حکم دینا اس فتنے کے خطرناک ہونے کی نشاندہی ہے۔

۲- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ [۲]

---

[۱]- سنن البیہقی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی رجل ینظر الیہ، ۷/۹۹۔

[۲]- الجواب الکافی، ص ۲۰۴۔ المستدرک: کتاب الحدود، رقم ۸۰۶۷۔

Marfat.com

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: نظرِ بد ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

۳۔سلف صالحین نے نگاہ کو بَرید العشق، یعنی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

نگاہ خواہشات کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ کی حفاظت ہے، جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ [1]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تو آنکھ کی حفاظت ضرور کر اللہ تجھے اور ہمیں توفیق دے کیونکہ یہ ہر فتنے اور آفت کا سبب ہے۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ یہی طریقہ ایسا ہے جس سے دل بلا خوف وخطر اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں۔ [2]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے:

اس سے پہلے تم سے یہ کہا جاتا رہا ہے کہ زنا نہ کرو لیکن میں کہتا ہوں کہ جس نے اپنی آنکھ سے نظر ڈالی اس نے زنا کیا۔ [3]

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

ابلیس کہتا ہے کہ نظر میری قدیم تیر و کمان ہے جو کبھی خطا نہیں کرتی۔

۴۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر۔ [4]

۵۔اخبار و رسائل میں، فلم ڈراموں اور خبر ناموں میں نیز سائن بورڈ پر لگی عورتوں کی تصاویر دیکھنا، انٹرنیٹ اور موبائل پر فحش تصاویر اور فحش مناظر دیکھنا قطعاً ناجائز ہیں۔

---

[1]۔الجواب الکافی، ص ۲۰۴۔

[2]۔تلبیس ابلیس، ص ۳۴۱

[3]۔متی ۵/۲۸۔

[4]۔بیہقی فی شعب الایمان، الشعبۃ ۵۴ الحیاء، فصل فی الحمام ۱۰/۲۱۴۔

Marfat.com

۶- بدنظری کے نقصانات

بدنظری سے حافظہ کمزور ہوتا ہے اور یہ لاعلاج مرض بڑھاپے میں بھی نہیں چھوڑتا، حلاوت ایمانی اور عبادات میں کمی آجاتی ہے، ذہنی یکسوئی اور سکونِ قلب ختم ہوجاتا ہے اور آدمی ذہنی انتشار اور قلبی اضطراب میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

۷- بدنظری کا علاج

قرآنی حکم کے مطابق نگاہیں پست رکھنی چاہییں، مارکیٹ، دکان، آفس ورک یا دورانِ سفر بے پردہ عورت سے اگر سابقہ پڑ جائے تو حتی الامکان احتیاط برتنی چاہیے بلا وجہ اور غیر ضروری بات چیت سے گریز کیا جائے۔

مخلوط تقاریب، اجتماعات اور اداروں سے دور رہنا چاہیے۔

زمین کی وسعتوں، آسمان کی رفعتوں، چاند، سورج، چرند، پرند، اور اپنے اردگرد کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ کی بے شمار نعمتوں پر غور وفکر کرنی چاہیے۔

نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو
(اقبالؒ)

......☆☆☆......

Marfat.com

کسی کے گھر میں جھانکنے کی وعید

حدیث: ۱۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔ [۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر جھانکے پھر تو اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تیرے اوپر کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔''

تشریحی فوائد

۱۔ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اجنبی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور اگر اہلِ خانہ میں سے کوئی فرد جھانکنے والے کی آنکھ کو کنکری یا کسی چیز سے پھوڑے تو کوئی حرج نہیں، اس پر کوئی جرمانہ یا دیت نہیں ہوگی۔

۲۔ حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی جھری سے جھانکا اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ سر کے بالوں میں کنگھی کررہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں اس کنگھے کو تمھاری آنکھوں میں چبھو دیتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم نظر کی وجہ سے ہی تو دیا ہے۔ [۲]

......☆☆☆......

---

[۱]- رواہ الامام المسلم فی کتاب الآداب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ، رقم ۵۶۲۹۔

[۲]- رواہ مسلم، فی کتاب الآداب، باب تحریم النظر، رقم ۵۶۲۵۔

Marfat.com

گھروں میں اجازت لے کر جانا

حدیث: ۲۰

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَسْتَأْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔ [1]

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی ماں کے پاس جاتے وقت بھی اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پھر کہا: میں گھر میں اپنی والدہ کے ساتھ ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت لیا کرو۔ اس شخص نے پھر کہا: میں اکیلا اپنی والدہ کی خدمت کرنے والا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: اجازت لے لیا کرو۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اپنی والدہ کو برہنہ دیکھے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اجازت لے کر داخل ہو۔

تشریحی فوائد

۱- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (النور ۲۴: ۲۷-۲۸)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب

---

[1] - اخرجه الامام مالک فی الموطا، کتاب الاستیذان، باب الاستیذان، ۱۷۲۹۔

Marfat.com

تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو، یہ طریقہ تمھارے لیے بہتر ہے، توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو، جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ اس کو خوب جاننے والا ہے۔

۲- گھر، بنگلہ، جھونپڑی، حویلی اور پلازہ وغیرہ یہ سب ایک ہی مفہوم کے مختلف نام ہیں، ان کی چار دیواری محض عمارت کا نام نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی عزت و آبرو، جان و مال کے تحفظ کی محفوظ جگہیں ہیں جہاں انسان اپنی زندگی کا بیشتر وقت گزارتا ہے۔ اسلام نے گھروں میں داخلے کے بھی کچھ آداب سکھائے ہیں جن کا سیکھنا ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

۳- گھر چاہے کسی کا بھی ہو رشتہ دار کا، بے تکلف دوست یا کسی اجنبی کا ہر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔ اجازت تھوڑے، تھوڑے وقفے سے تین مرتبہ لی جائے اگر اندر سے کوئی جواب نہ ملے یا مطلوبہ فرد کسی مصروفیت کی وجہ سے ملنا نہ چاہتا ہو تو ملاقاتی کو بغیر کسی رنجش کے واپس ہو جانا چاہیے۔

ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہہ کر دو مرتبہ اجازت طلب کی، مگر کوئی جواب نہ آیا۔ تیسری مرتبہ بھی جواب نہ ملنے پر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اندر سے دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کی آواز سن رہا تھا اور آہستہ آواز میں جواب دے رہا تھا، میرا جی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے میرے لیے جتنی بار سلام ورحمت کی دعا نکل جائے اچھا ہے۔[1]

۴- عموماً آج کل گھروں کے باہر گھنٹی (Bell) لگی ہوتی ہے۔ مناسب طریقے سے تین بار گھنٹی یا دروازہ بجایا جائے اگر چوکیدار ہو تو اس کے ذریعے صاحبِ خانہ تک پیغام پہنچایا جائے۔

دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کے بجائے دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہوں۔ آپ ﷺ کا یہی معمول تھا۔

۵- کسی اور کے گھر میں اور اپنے گھر میں اجازت لینے کا فرق یہ ہے کہ اپنے گھر میں داخل

[1]- ابوداؤد، کتاب الآداب، باب کم مرۃ یسلّم، رقم ۵۱۸۵۔

Marfat.com

ہوتے ہوئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے گھر والوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آیا ہے مثلاً دروازہ کھٹکھٹانا، کھنکھارنا وغیرہ اور کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کے لیے صاحبِ خانہ کی اجازت لازمی ہے، ہاں البتہ اگر کوئی شرعی مجبوری ہو مثلاً کسی کے گھر میں آگ لگ گئی، چور، ڈاکو آگئے یا کوئی اور اس نوعیت کی ایمرجنسی ہو تو بغیر اجازت اندر جا کر مدد کی جائے۔

۶- گھر سے اگر کوئی آنے والے کے بارے میں دریافت کرے تو اپنا نام یا جس شناخت سے مشہور ہو وہ بیان کی جائے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مرحوم والد کے قرضوں کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو، تین مرتبہ انھی الفاظ کو دہرایا میں ہوں، میں ہوں۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طریقے کو ناپسند فرمایا) [۱]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو سلام کرنے کے بعد عرض کرتے: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیَدْخُلُ عُمَرُ؟ اے اللہ کے رسول! کیا عمر داخل ہو سکتا ہے؟ [۲]

۶- اجازت لینے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ گھر کی پردہ داری رہے لہٰذا کسی کے گھر میں دروازے یا چھت سے تانکا جھانکی کرنا بالکل ممنوع ہے ایسی حرکتیں آوارہ مزاج لوگوں کی پہچان ہے۔

۷- کسی کا ذاتی خط، فائل، SMS یا اس نوعیت کی دیگر چیزوں کو بغیر اجازت دیکھنا، پڑھنا اور معلومات لینا بھی منع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اس کے خط میں نظر دوڑائی وہ گویا آگ میں جھانکتا ہے۔ [۳]

......☆☆☆......

[۱]- بخاری، کتاب الاستیذان، رقم ۶۲۵۰۔ (آخری فقرے کے الفاظ یہ ہیں: اَنَا اَنَا، اس کا یہ ترجمہ زیادہ مناسب ہوگا: 'میں بھی میں' ہوں۔ [ادارہ])

[۲]- ابوداؤد۔ کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق.... رقم ۵۲۰۱۔

[۳]- ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم ۱۴۸۵۔

Marfat.com

عورت پر اچانک نظر

حدیث:۲۱

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي۔ [1]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے (غیر محرم عورت پر) کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔

تشریحی فوائد

۱- علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اچانک نظر پڑ جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قصد وارادے کے اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے، سو پہلی بار اگر نظر پڑ گئی تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر اس نے نظر جمائے رکھی تو وہ اس حدیث کی رو سے گناہگار ہوگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نظر ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ [2]

۲- قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مردوں پر واجب ہے کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں، شرعی مجبوری کے سوا اجنبی عورت کو کسی حال میں نہ دیکھیں شرعی مجبوری میں گواہی دینا، علاج کروانا، عورت سے منگنی کا ارادہ وغیرہ داخل ہیں ان تمام صورتوں میں بقدر ضرورت دیکھنا یا گفتگو کرنا جائز ہے زائد از ضرورت دیکھنا یا گفتگو کرنا جائز نہیں ہے۔

---

[1] - رواه مسلم فی کتاب الآداب، باب نظر الفجاءة، رقم ۵۶۴۴۔

[2] - شرح مسلم، امام نووی رحمہ اللہ۔

Marfat.com

۳۔مسلم اور غیر مسلم خواتین کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔تمام غیر محرم عورتیں شامل ہیں۔

۴۔بعض ناہنجار لوگ ''اچانک نظر اور پہلی نظر معاف'' کو شغل بناتے ہوئے بالارادہ دیکھتے ہیں اور غیر محرم عورتوں کو گھورتے رہتے ہیں یہ دوہرا گناہ ہے، ایک نظر بد کا گناہ اور دوسرا حدیث کا غلط مفہوم لینے کا گناہ۔

......☆☆☆......

Marfat.com

راستوں کے حقوق

حدیث: ۲۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ قَدْ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا. فَقَالَ: فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ. قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ. [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے تو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کے لیے راستوں کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمھارا بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کا حق دے دیا کرو۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راستے کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ باتوں کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

تشریحی فوائد

۱- علامہ یحییٰ بن شرف النووی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے اور اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ [2]

۲- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے ۱۴/احکامات بیان کیے ہیں جن میں

---

[1] - بخاری، کتاب الاستیذان، رقم ۶۲۲۹۔

[2] - شرح مسلم، ۲/۲۲۔

Marfat.com

سے ایک ''نظر جھکا کر چلنا ہے'' اس حکم کی علت یہ ہے کہ اجنبی عورتیں گزرتی ہیں کبھی انسان ان کی نسوانیت یا حسن و جمال سے مسحور ہو کر دیکھنے لگتا ہے، جو نظر کا گناہ ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو راستوں اور شاہراہوں پر بے حجاب اور بے پردہ نہیں جانا چاہیے اور مرد و عورت کو فتنے کی جگہ سے ہر ممکن اجتناب کرنا چاہیے۔

۳- مقصود حدیث یہ ہے کہ راستوں میں بیٹھ کر غیر ضروری باتیں کرنا، گپیں ہانکنا مناسب نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سے فتنے میں مبتلا ہونے اور برائی میں پڑنے کا خطرہ رہتا ہے۔

۴- کسی گزرنے والے شخص کے متعلق بدگمانی ہو گی یا کسی کو حقیر سمجھے گا یا اس کی غیبت کرے گا، یا بعض اوقات سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا بھول جاتا ہے اس طرح کے دیگر گناہ سرزد ہونے کا اندیشہ ہے۔

۵- محسن انسانیت ﷺ نے راستے میں بیٹھنے سے اجتناب کرنے کو مستحسن قرار دیا لیکن جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے راستے پر بیٹھنے کی ضرورت کو بیان کیا تو پھر آپ ﷺ نے اس کے آداب واحکام بیان کیے: (۱) نظریں پست رکھو۔ (۲) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرو۔ (۳) سلام کا جواب دو۔ (۴) نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔

۶- گلی، محلہ، راستہ، چوک اور چوراہوں پر بیٹھنے والوں پر لازم ہے کہ اگر بیٹھنا ہی ہے تو مذکورہ آداب واحکام کو ملحوظ رکھیں۔ اس طرح نہ بیٹھیں کہ راستہ تنگ ہو جائے، کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے یا چبوترے پر نہ بیٹھیں، نیز راستے میں تھوکنے یا گندگی پھیلانے سے بھی مکمل گریز کریں، کیلے کے چھلکے یا کوئی اور تکلیف دہ چیز نہ پھینکی جائے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

⑥

بے حیائی کی مذمت

Marfat.com

بے حیائی کا اثر

حدیث: ۲۳

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں آتی ہے اسے خوب صورت بنا دیتی ہے۔

تشریحی فوائد

۱۔فحش وہ گناہ کہلاتا ہے جس کی قباحت دوسرے گناہوں سے بھی شدید ہو۔اسی وجہ سے اس کا اطلاق بسا اوقات زنا پر بھی ہوتا ہے۔

۲۔'فحش' کا لفظ قول وفعل دونوں کے لیے عام ہے۔فحش گوئی یہ ہے کہ آدمی مغلظات بکے، گالم گلوچ کرے اور بے حیائی کی باتیں کرے وہ تمام کلمات جن کو سن کر شرم آئے وہ سب فحش میں داخل ہیں۔

فحش فعلی یہ ہے کہ آدمی اشارات وکنایات اور حرکات وسکنات سے ایسے کام کرے جنھیں دیکھ کر شرم محسوس ہو بہرحال فحش فعلی وقولی حدیث کی روشنی میں مذموم اور گناہ کے کام ہیں نیز کمینگی اور بداخلاقی کی علامت ہیں۔

۳۔ایک حدیث میں ہے:

---

[1]۔اخرجہ الامام الترمذی فی باب ماجاء فی الفحش والتفحش، ابواب البر والصلۃ، رقم ۱۹۴۵۔

Marfat.com

لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَالْبَذِیِّ۔ [1]

مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا اور نہ بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

۴۔آج کل بداخلاقی اور بدتہذیبی اتنی عروج پر ہے کہ زیادہ بکواس کرنے والے اور فحش بکنے والے کو جری اور خوش طبع سمجھا جاتا ہے۔دوستانہ ماحول میں بات کا آغاز سلام کے بجائے ماں بہن کی گالیوں سے ہوتا ہے اور یہ ایک فیشن بن گیا ہے، جبکہ حدیث مبارکہ میں منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جب وہ کسی سے جھگڑتا ہے تو گالم گلوچ کرتا ہے۔ جب جھگڑے کے موقع پر اس کی اتنی مذمت کی گئی ہے تو عام حالت میں تو یہ زیادہ برا عمل ہے۔

۵۔مومن اللہ کا بندہ ہونے کے ساتھ ساتھ دین کا داعی بھی ہوتا ہے۔اسے کسی بھی طرح یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ فحش بکے یا فحش کام کرے اس کی زندگی کا ہر عمل حیا کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ میں فرمایا کہ حیا انسان کے قول وفعل میں زینت پیدا کرتی ہے۔

......☆☆☆......

---

[1]۔ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، رقم ۱۹۴۸۔

Marfat.com

بے حیائی ضمیر کو مردہ کر دیتی ہے

حدیث: ۲۴

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ [۱]

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہلی نبوت کی بات جو لوگوں کے پاس پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو چاہو کرو۔

حدیث: ۲۵

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوْبٌ فِی الْحِكْمَةِ اِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَاِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً فَقَالَ لَهٗ عِمْرَانُ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِیْ عَنْ صَحِيْفَتِكَ؟ [۲]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حیا نیکی لاتی ہے۔ یہ سن کر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حیا وقار کا سبب ہے اور حیا سکونِ قلب پیدا کرتی ہے۔ اس پر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھے اپنی کتاب کی بات بیان کر رہے ہو؟ (یعنی حدیث کی موجودگی میں اس کی ضرورت نہیں)۔

---

[۱] - اخرجه البخاری، باب اذا لم تستح، کتاب الادب، رقم ۵۷۷۵۔

[۲] - اخرجه البخاری فی کتاب الادب، باب صلة الحیاء، رقم ۵۷۷۲۔

Marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث رسول ﷺ بیان کی اور بشیر بن کعب نے اس کی تائید میں حکمت کی کتابوں سے حیا سے متعلق بتایا مگر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ تقابل اچھا نہیں لگا۔ نیز اس میں حدیثِ رسول اور عام قول کے درمیان خلط مبحث کا اندیشہ تھا اس لیے انھوں نے ناگواری کا اظہار کیا۔

تشریحی فوائد

۱- اس حدیث مبارکہ سے ایک بات تو یہ ثابت ہوئی کہ کوئی آسمانی مذہب حیا کی تعلیمات سے خالی نہیں، حیا نبوت کا ایک لازمی جزو ہے، دوسری بات یہ ہے کہ انسان کے اندر سے حیا ختم ہو جائے تو وہ کوئی گناہ یا غلطی کا ارتکاب کرنے میں شرم محسوس نہیں کرے گا۔ حیا کا خاتمہ شرف انسانی کا خاتمہ ہے۔

۳- دراصل حیا سے انسان بہت سارے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۲- مغرب کی فحش اور بے حیا تہذیب سے اسلام اور مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی تہذیب حیا، عفت وعصمت اور پاکدامنی کی تہذیب ہے۔ موجودہ زمانے میں آرٹ اور کلچر کے نام پر میڈیا کے ذریعے جو بے ہودگی پھیلائی جا رہی ہے اور بے حیا پروگرامات منعقد کیے جاتے ہیں یہ سب اخلاقاً، قانوناً اور شرعاً ناجائز ہیں۔ بے حیائی بہت سی اخلاقی برائیوں کو جنم دیتی ہے، مثلاً حقوق کی پامالی، خاندانی نظام کی بربادی، عزت نفس کا مجروح ہونا وغیرہ۔

......☆☆☆......

Marfat.com

شوہر کے سامنے دوسری عورت کی تعریف

حدیث: ۲۶

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا۔ [1]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی دوسری عورت کی اپنے خاوند سے اس طرح تعریف نہ کرے جیسے کہ وہ عورت کو ظاہر دیکھ رہا ہے۔

تشریحی فوائد

۱- مذکورہ حدیث میں اس بات سے روکا گیا ہے کہ ایک عورت کسی دوسری عورت کے کوائف اور اوصاف اپنے شوہر کے سامنے بیان کرے اس سے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے شوہر کی طبیعت اور میلان اس عورت کی طرف ہو جائے جس کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا اس عورت کے ساتھ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔

۲- اسی طرح مسلم شریف کی ایک روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے ملے اور پھر اس کے راز لوگوں کے سامنے بیان کردے۔ [2]

۳- آج کل مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگ مختلف تقریبات میں یا آنے والے مہمانوں سے اپنی بیویوں اور اپنی جوان بچیوں کا بے محابا تعارف کرواتے ہیں جس کی وجہ سے بیوی کو

[1] - اخرجہ البخاری، فی باب لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا، کتاب النکاح، رقم ۴۹۴۲۔
[2] - صحیح مسلم کتاب النکاح رقم ۲۶۷۵۔

Marfat.com

رضامندی سے یا مجبوری میں بے حجاب اور پر کشش رہنا پڑتا ہے۔اوراس سے بے پناہ مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔

۴-حکمران طبقہ مسلم اور غیر مسلم حکمرانوں کے ساتھ ملاقاتوں میں اپنی بیویوں کوایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کر کے تصاویر کھنچواتے ہیں اور یہ آداب ضیافت اور پروٹوکول کا مستقل حصہ بنادیا گیا ہے یہ بھی ناجائز ہے۔

۵-مرد حضرات اپنی بیگمات کے بارے میں دل کھول کر پوری بے حیائی کے ساتھ تبصرے اور گفتگو کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں،اسی سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

قحبہ گری

حدیث:۲۷

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لَقَدْ نَهَانَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَانَا عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هٰكَذَا: بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخُبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتّٰى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ۔ [1]

طارق بن عبد الرحمن قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں آئے اور کہا کہ ہم کو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند چیزوں سے منع فرمایا۔ پھر انھوں نے کچھ چیزیں ذکر کیں۔ کہا کہ ہم کو منع کیا لونڈی کی کمائی سے (جو زنا سے حاصل ہوتی ہے) سوائے اس کے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے کمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں سے اشارہ کیا جیسے روٹی پکانا، چرخہ کاتنا، روئی دُھننا۔

دوسری روایت میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی (زنا کی کمائی) سے منع کیا ہے یہاں تک کہ یہ معلوم ہو کہ کہاں سے کمایا ہے۔

حدیث:۲۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مُسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْ سَاعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهِ وَمَنِ ادَّعٰى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔ [2]

---

[1] - اخرجہ ابوداؤد فی کتاب البیوع، باب فی کسب الاماء، رقم ۳۴۲۷۔

[2] - اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الطلاق، باب فی ادعاء ولد الزنا، رقم ۲۲۶۴۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (خرچی کمانا نہیں ہے) جس نے دور جاہلیت میں (خرچی کمائی) تو بچہ اپنے عصبہ کے ساتھ ملے گا اور جس نے نکاح کے بغیر بچے کا دعویٰ کیا تو بچے کا وارث نہیں اور نہ بچہ اس کا وارث ہوگا۔

تشریحی فوائد

۱- مساعاۃ کا اطلاق زنا پر ہوتا ہے۔ زنا کی کمائی بالاتفاق حرام ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں سے زنا کے ذریعے کمائی کراتے تھے اور ولد الزنا کا نسب زانی سے تسلیم کیا جاتا تھا اور یہ سب کام بلا تکلف کرتے تھے اسے عیب نہیں سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس فعل قبیح کو جڑ سے ختم کر دیا۔

۲- فلمی دنیا کے صنعت کار، مقابلہ حسن کا اہتمام کرنے والے اور بڑے بڑے ہوٹلوں کے مالکان آج کے مہذب معاشرے میں یہ سب لوگ آزاد عورتوں سے وہی کام لے رہے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں سے لیا جاتا تھا۔ عورت کی معاشی مجبوری کا غلط فائدہ اٹھا کر انھیں قحبہ گری پر مجبور کرتے ہیں، اس کے لیے مختلف ناموں سے قحبہ گری کے اڈے قائم کیے گئے ہیں۔

۳- اسلام میں کسی بھی قسم کی معاشی یا معاشرتی مجبوری کو بہانہ بنا کر کسی مرد و عورت کے لیے قحبہ گری کا راستہ اپنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ زنا، اسباب زنا، اور زنا کی کمائی سب چیزیں مطلقاً حرام ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

دیوث (بے غیرت)

حدیث: ۲۹

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُّوثٌ۔ [1] حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیوث شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

تشریحی فوائد

۱- ایک اور حدیث میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

تین آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے: (۱) دیوث، (۲) وہ عورت جو مردوں سے مشابہت کرے، (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیشہ شراب پینے والے کو تو ہم جانتے ہیں یہ دیوث کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسا شخص جسے اس بات کی کوئی پروا نہ ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کون آتا جاتا ہے۔ [2]

۲- ایک اور روایت میں ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیوث وہ شخص ہے جو اپنے اہل میں برائی کو برقرار رکھے (یعنی اپنے گھر میں بدکاری جانتے ہوئے بھی اسے برقرار رکھے اور اس پر کسی قسم کی گرفت نہ کرے۔) [3]

---

[1] - رواہ ابوداؤد الطیالسی، مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، لا یدخل الجنۃ دیوث، ۲/ ۳۳۔

[2] - شعب الایمان للبیہقی، ۱۳/ ۲۶۱۔

[3] - مسند احمد، ۲/ ۶۹۔

Marfat.com

۳-مغربی تہذیب مادر پدر آزاد تہذیب ہے جس میں شرم وحیا نہیں، ماں، باپ، میاں بیوی، بہن بھائی اوراس طرح دیگر رشتوں کا تقدس نہ ہونے کی وجہ سے خاندانی نظام تباہی کا شکار ہے انسان کی فطری غیرت اور شرم وحیا مسخ ہو چکی ہے۔

آج مسلمان شیطان سے تو نفرت کرتے ہیں لیکن شیطانی تہذیب اور نظام کو اپنے سینے سے لگایا ہوا ہے، جس کے اثرات ہر شعبہ زندگی میں پائے جاتے ہیں۔

دیوثیت انتہا درجے کی بے غیرتی ہے، جدید جاہلی تہذیب کے زیر سایہ زندگی گزارنے والے مسلمانوں کو نبی رحمت ﷺ کے ان فرمودات سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔فلم سازی، تھیٹر کی زندگی، ماڈلنگ کا کاروبار کرنے والے مرد وخواتین ،گلوکاری اور فن کاری کرنے والے افراد نیز آزاد خیال (لبرل) زندگی بسر کرنے کے شوق میں آدمی اپنی غیرت وحمیت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

Marfat.com

⑦

بے حیائی کی ماں

Marfat.com

بے حیائی، شراب اور علاماتِ قیامت

حدیث: ۳۰

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُکُمْ بِهٖ غَیْرِیْ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَأَةٍ قَیِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث سنی ہے جو میرے علاوہ کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ جہالت غالب ہوگی اور علم کم ہو جائے گا، زنا ہونے لگے گا، شراب پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتیں اتنی زیادہ ہو جائیں گی کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

حدیث: ۳۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِیَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِیْلِیَاءَ، بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔ [2] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معراج کی رات ایلیاء میں دو پیالے لائے گئے، ایک شراب اور دوسرا دودھ کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پیالوں کی طرف دیکھا پھر دودھ کو لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ شکر ہے خدا کا جس نے آپ کی فطرت کو ہدایت دی، اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

---

[1] - اخرجه البخاری فی کتاب الاشربة باب قوله تعالیٰ انما الخمر والمیسر، رقم ۵۲۶۲۔

[2] - اخرجه البخاری فی کتاب الاشربة باب قوله تعالیٰ انما الخمر والمیسر رقم ۵۲۶۱۔

Marfat.com

تشریحی فوائد

۱-مختلف احادیث میں علامات قیامت سے آگاہ کیا گیا ہے، اس کا مقصد درحقیقت امت کو قبل از وقت گمراہی کے اسباب اور فتنوں سے متنبہ کرنا ہے تا کہ لوگ زیادہ محتاط رہیں اور حفاظتی تدابیر اختیار کریں یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ''یہ سب کچھ تو ہونا ہے'' لہٰذا خاموشی سے بیٹھ کر قیامت کا انتظار کریں۔

۲-حدیث مبارکہ میں شراب کی حرمت کو زنا کے ساتھ بیان کیا گیا ہے مطلب واضح ہے کہ شراب بھی اسباب زنا میں سے ہے۔شراب سے عقل میں فتور پیدا ہوجاتا ہے اور محرم وغیر محرم کی تمیز ختم ہوجاتی ہے اور شرابی حرام کاری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

۳-شراب کی حرمت قرآن وحدیث کے واضح حکم سے ثابت ہے، کسی کا بھی اس میں اختلاف نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (المائدۃ ۵:۹۰)

اے اہل ایمان یہ شراب اور جوا یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔

اگلی آیت میں اللہ نے شراب اور جوئے کی بعض خطرناک اجتماعی اور دینی مضرتوں کو بیان فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ (المائدۃ ۵:۹۱)

شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کردے اور تمھیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے۔

۴-ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اپنے

Marfat.com

والد کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ''اسی دوران کہ ہم شراب پینے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی ہم اس کو حلت ہی کے دور میں پی رہے تھے (یعنی اس کی حرمت سے پہلے) کہ میں اپنی جگہ سے اٹھا، رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ اسی وقت آپ ﷺ پر شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو وہ آیات پڑھ کر سنائیں تو کچھ نے ابھی تھوڑی سی پی تھی اور کچھ برتن میں رہ گئی تھی جوان کے اوپر کے ہونٹ کے نیچے لگی ہوئی تھی غرض یہ کہ سب لوگوں نے (باقی ماندہ شراب کو) اپنے بڑے پیالے میں الٹ دیا۔ جیسا کہ سنگی لگانے والا کرتا ہے اور کہا: اے ہمارے رب ہم رک گئے.... اے ہمارے رب ہم رک گئے۔ [۱]

حکم خداوندی کی ایسی تعمیل! یہ نبی اکرم ﷺ کی بے مثال تربیت کا نتیجہ تھا۔

۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خمر کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس کے کشید کرنے والے پر، کشید کرنے کا حکم دینے والے پر، پینے والے پر، پلانے والے پر، اس کو اٹھا کر لے جانے والے پر، جس کے پاس پہنچائی جائے اس پر، اس کے بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، ہدیہ یا تحفہ دینے والے پر نیز اس کی قیمت کھانے والے پر۔ [۲]

یہ بہت واضح حدیث ہے اس میں وہ سب حکومتیں، کمپنیاں، ادارے، ہوٹلز اور افراد شامل ہیں جو اس کے بنانے سے لے کر امپورٹ، ایکسپورٹ اور پینے پلانے کا کام کرتے ہیں۔

۶- قرآن و حدیث کے احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت جاننے کے باوجود اگر کسی مسلمان نے اسے حلال کہا تو وہ کافر و مرتد ہو جائے گا، ایسے شخص کو قید کر کے تین دن کی مہلت دینا مستحب عمل ہے، نیز اس دوران اس کو اسلام کی تعلیمات پیش کی جائیں گی اور اس کی حقانیت واضح کی جائے گی تاکہ اگر اس کو کوئی شبہ ہو تو اس کا ازالہ ہو سکے تین دن کے بعد نہ ماننے کی صورت میں قتل کر دیا جائے گا اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی نہ ہی ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان

---

[۱]- تفسیر ابن جریر، ۵/۲۲-۲۷۔

[۲]- ابوداؤد، کتاب الاشربہ، باب العنب یعصر للخمر، رقم ۲۳۰۷۔

Marfat.com

میں دفن کیا جائے گا۔

۷۔**شراب کے نقصانات:** شراب سے پیدا ہونے والی چند بیماریاں درج ذیل ہیں:

نفسیاتی بے چینی، اہل خانہ کا شیرازہ بکھر جانا، بدکاری اور فواحش میں کثرت، بھوک کا فقدان، ہاتھوں، زبان اور چہرے میں رعشہ اور اختلاج کی شکایت ہونا، خوف اوہام اور خوفناک تصورات کا پیدا ہونا، اعصابی بیماریوں کا پیدا ہونا، معدے میں تیزابیت اور جلن، جگر میں سرطان کا مرض، خون کی شدید قلت، گردے، پھیپھڑوں اور دماغ کی مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۸۔ایلیاء اس شہر کا نام ہے جہاں بیت المقدس ہے۔

۹۔آپ ﷺ کو چونکہ شراب پینے کی سرے سے عادت نہیں تھی اس لیے دودھ کا پیالہ پسند فرمایا۔

۱۰۔فطرت سے مراد دین اسلام اور اس پر استقامت ہے، علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لبن (دودھ) کو فطرت سے تعبیر کیا کیونکہ نو مولود کے پیٹ میں سب سے پہلے دودھ جاتا ہے۔[1]

شراب کو گمراہی کا سبب قرار دیا گیا ہے کیونکہ جبرئیل علیہ السلام کو اللہ کے دیے ہوئے علم سے یہ بات معلوم تھی کہ کس چیز کا کیا نتیجہ ہے۔

......☆☆☆......

[1] - فتح الباری، ۷/۲۰۵۔

Marfat.com

گناہ کے نام تبدیل کرنا

حدیث: ۳۲

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْعَامِرٍ اَوْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ مَا كَذَبَنِيْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ [1]

عبدالرحمن بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں — اور بخدا وہ جھوٹ بیان نہیں کرتے -- انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو زنا، ریشم، شراب، اور باجوں کو حلال سمجھے گی اور بعض قومیں ایسی ہوں گی جو پہاڑ کے دامن میں برابر رہتی ہوں گی اور جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس ہوں گی، اس وقت ان کے پاس فقیر کسی ضرورت کی بنا پر آئے گا تو کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آو۔ اللہ تعالیٰ انھیں رات ہی کو ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو گرا دے گا اور باقی کو بندر اور سور کی شکل میں مسخ کر دے گا اور قیامت تک اسی حال میں رہیں گے۔

تشریحی فوائد

۱- مذکورہ حدیث میں حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ کو صحابی کے نام میں شک ہے کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ دونوں میں سے کسی نے مجھے یہ حدیث بتائی ہے۔

[1] - اخرجه البخاری فی کتاب الاشربة، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر، رقم ۵۲۷۵۔

Marfat.com

ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن ہانی، عبداللہ بن وہب یا عبید بن وہب ہے۔

۲-خمر کی تعریف: خمر (شراب) کیا ہے؟ اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بخاری شریف میں موجود ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے اور ''خمر وہ ہے جو عقل کو مدہوش کر دے''.....

۳-مذکورہ حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان حقائق اور خرابیوں سے آگاہ فرما دیا ہے جو آج وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

یستحلون الحر: 'حِرَ' فرج کو کہتے ہیں یعنی وہ لوگ زنا کو حلال سمجھتے ہیں۔

موجودہ دور میں طوائف کا بین الاقوامی کاروبار محض غربت اور بیروزگاری کے خاتمے اور معاشی خوشحالی کے نام پر چل رہا ہے جو کہ بالکل ناجائز اور حرام ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۴-آج کل شراب کے مختلف نام رکھ دیے گئے اور نائٹ کلبوں، فائیو اسٹار ہوٹلوں، مختلف حکومتی اور نجی تقاریب میں شراب و کباب کی محفلیں عام ہیں۔ اور شراب نئے ناموں کے ساتھ — مثلاً بیئر کا جام، وہسکی، شمپین، شیری، پورٹ وغیرہ — کھلے عام فروخت کی جاتی ہے۔

۵-ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) شام اور وہاں کی سردی کے متعلق ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگے: اہل شام شراب پیتے ہیں جسے 'طلاء' کہا جاتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میری امت میں سے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔''[1]

ثابت ہوا کہ نام کی تبدیلی سے یا بطورِ علاج یا کسی اور غیر شرعی سبب کے ذریعے شراب کو

---

[1]-السنن الکبری للبیہقی، کتاب الاشربۃ، باب الدلیل علی ان الطبخ لا یخرج، رقم ۱۷۸۴۴۔

Marfat.com

حلال نہیں قرار دیا جا سکتا۔

۶-آج کل بعض مسلم ممالک میں (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) حکومتی سطح پر کروڑوں روپے کی شراب محض غیر ملکی مہمانوں کی ضیافت کے نام پر منگوائی اور استعمال کی جاتی ہے لیکن یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے اللہ کے فیصلے کی خلاف ورزی ہے ایسے مہمانوں سے معذرت کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور آدابِ ضیافت کے خلاف بھی نہیں ہے۔

۷-موسیقی بجانا اور اس کا سننا گناہ ہے نیز ایسے گانے کے بول یا اشعار جو ہیجانی کیفیت میں مبتلا کریں یا جس میں کسی کی تضحیک، استہزا یا طنز کیا گیا ہو، یا جس میں تشبیب (عورتوں کے بارے میں باتیں) ہو یہ سب نا جائز اور حرام ہے۔[1]

کلچر اور روشن خیالی کے نام پر اس کی حرمت کو حلت میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث مذکور میں ایک اور بات خصوصیت سے بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ

۸-حرام کو حلال قرار دینے کا کام وہ لوگ کریں گے جو دنیوی اعتبار سے نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہوں گے، ان کی رہائش گاہیں عالی شان پر فضا اور بلند مقام پر ہوں گی۔

۹-اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی فراوانی کے باوجود یہ لوگ بہت بخیل ہوں گے حاجت مند تعاون کی امید لے کر ان کے پاس جائیں گے اور وہ استہزا کرتے ہوئے انھیں ٹالتے رہیں گے۔

ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی رات ان کو ہلاک کردے گا پہاڑوں کو ان کی عمارتوں سمیت ان پر گرا دے گا اور بعض کی شکل وصورت کو بندروں اور سور کی حالت پر مسخ کردے گا۔

مسخ سے یا تو مسخ ظاہری اور حقیقی مراد ہے یا یہ اخلاق کی تبدیلی کا کنایہ ہے کہ ان میں بندروں اور خنزیروں کی عادات آجائیں گی، بندروں کے مزاج میں حرص اور خنزیر کے مزاج میں بے حیائی ہے۔[2]

......☆☆☆......

[1]-فتح القدیر، لکمال ابن الھمام، کتاب الکراھیۃ فصل فی الاکل والشرب، ۱۰/ ۱۲۔

[2]-کشف الباری شرح صحیح بخاری کتاب الاشربہ، ص ۳۸۸۔

Marfat.com

⑧

بے حیائی اور موسیقی

Marfat.com

گانے گانا اور اس کی کمائی

حدیث: ۳۳

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ) [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو اور نہ انھیں گانا سکھاؤ، ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے، اسی قسم کی تجارت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

تشریحی فوائد

۱- قینۃٌ: عربی زبان میں گانے والی لونڈیوں 'کنیزوں' کو کہتے ہیں۔ اس کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ چونکہ دورِ جاہلیت میں گلوکاری کرنے اور دیگر فواحش کے کام لونڈیاں کرتی تھیں آج کی جدید جاہلیت کی طرح معاشرہ اتنا گرا ہوا نہیں تھا، لہٰذا جو کام اس وقت لونڈیوں کے لیے قابلِ مذمت تھے اسی طرح آج کی آزاد عورتوں اور مردوں کے لیے بھی بالکل حرام ہیں۔

۲- گلوکاری کے ذریعے کمائی جانے والی آمدنی بھی حرام ہے، اور گلوکاری چاہے مرد کرے یا عورت دونوں کے لیے، محفلیں سجانا، گانے سننا اور سنانا، گانوں کی کیسٹیں اور سی ڈیز ریلیز کرنا،

[1]- اخرجہ الامام الترمذی فی باب ماجاء فی کراھیۃ بیع المغنیات، ابواب البیوع، رقم ۱۲۴۰۔

Marfat.com

اس کی خرید وفروخت اور ڈاؤن لوڈ شرعاً ممنوع ہے۔

۳- دنیا میں ثقافت کے نام پر مغربی کلچر کو فروغ دیا جارہا ہے۔ بعض تعلیمی اداروں میں موسیقی اور گلوکاری کا مضمون رکھا گیا ہے، خصوصاً اسپیشل ایجوکیشن (معذور بچوں کی تعلیم) کے اداروں میں۔ جبکہ فیکلٹی آف کلچر اور کلچرل ونگ وغیرہ ناموں سے بے حیائی کو معزز درجہ دے دیا گیا ہے۔

۴- آج کل یہ جملہ زبان زد عام ہے کہ ''موسیقی روح کی غذا ہے۔'' کسی نے کیا خوب کہا:

''ہاں یہ بدروحوں کی غذا ضرور ہے کسی پاک روح کی نہیں۔''

۵- ہمارے ناسمجھ مسلمان نہ جانے کیوں اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اندھیرا تو بہر صورت اندھیرا ہی ہوتا ہے اسے مختلف خوبصورت نام دینے سے یہ کبھی روشنی نہیں بن سکتا۔

۶- موبائل سیٹ پر گانے کی Tones رکھنا بھی گناہ ہے بالخصوص مساجد میں اس طرح کی Tones کا بجنا دوہرا گناہ ہے، موبائل پر کوئی مناسب Bell رکھی جائے۔

گانے کی خرابیاں

آوارہ مزاج لوگوں کا اجتماع، مخلوط محفلیں سجانا، بے ہودہ خیالات پر مشتمل گانے، عورتوں کی تشبیب (جسمانی تعریف) کرنا، کسی کی غیبت، بہتان یا مذاق اڑانا وقت کی بربادی وغیرہ۔

......☆☆☆......

Marfat.com

موسیقی شیطانی باجا

حدیث: ۳۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ۔ [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔

تشریحی فوائد

۱۔ایک حدیث میں حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری کی آواز سنی تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ لیں اور راستے سے دور چلے گئے اور پھر مجھ سے پوچھا: اے نافع! کیا آپ کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے اٹھالیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

۲۔موسیقی اور آلاتِ موسیقی کی ممانعت قرآن مجید کی آیت (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ) (لقمان ۳۱:۶) میں موجود ہے، بالخصوص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو طبلے کی تھاپ پر بجانا انتہائی توہین ہے۔

موسیقی کی تمام لغویات اور اقسام حرام ہیں سوائے دف کے۔دف ایک سادہ سی ڈھولک ہوتی ہے جس میں جھانجھر وغیرہ نہیں ہوتے اور اس کی ایک جانب کھلی ہوتی ہے، اور علما نے ایسی دُف بجانا صرف عورتوں کے لیے اور وہ بھی کسی خوشی کے موقع پر جائز قرار دیا ہے، اور یہ آخری حد ہے اس کو نقطۂ آغاز نہیں بنایا جاسکتا۔

۳۔موسیقی کی تعلیم دینا، اس کے لیے مختلف فنکشن اور پروگرامات کا اہتمام کرنا نیز موبائل پر گانوں کی یا موسیقی کی ٹونز (Bell کی آواز) رکھنا یہ سب ممنوع کام ہیں۔

[1]۔صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب کراہۃ الکلب والجرس فی السفر، ۵۵۴۴۔

Marfat.com

⑨

بے حیائی اور تشبہ

Marfat.com

مرد اور عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت

حدیث: ۳۵

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں۔

تشریحی فوائد

۱- لباس وزینت کی جو چیزیں عورتوں کے ساتھ خاص ہیں وہ مردوں کو اختیار نہیں کرنی چاہئیں۔ اسی طرح جو ہیئت اور وضع قطع مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اس کا عورتوں کے لیے اختیار کرنا درست نہیں۔ گفتگو اور چال ڈھال کا بھی یہی حکم ہے اگر کسی کی خلقت (پیدائشی ساخت) میں وہ مشابہت پائی جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں چونکہ وہ غیر اختیاری ہے اور یہ ایک قدرتی معاملہ ہے اس کے اپنے ارادہ واختیار کا کوئی دخل نہیں۔

۲- ایک بہت ہی اہم نکتہ یہ ہے کہ مرد وعورت کے درمیان اللہ تعالیٰ نے فطری کشش رکھی ہے۔ ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ اسلام اس کشش کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

۳- موجودہ معاشرے میں تشبیہ کا یہ مرض بہت عام ہے بالخصوص نوجوان طبقہ اس میں مبتلا

[1] - اخرجہ البخاری فی کتاب اللباس برقم ۵۵۵۴۔

Marfat.com

ہے، چہرے مہرے، وضع قطع، حرکات وسکنات، اندازِ گفتگو، بالوں کی کٹنگ، لباس کے تراش خراش اور چال ڈھال میں یہ مشابہت خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔مارکیٹنگ کے بعض ادارے تو خصوصیت کے ساتھ ایسے انداز واطوار اختیار کرنے کی ٹریننگ دیتے ہیں۔

۴-جسمانی ساخت اور فطری تخلیق میں کسی آپریشن کے ذریعے تبدیلی لانا یعنی مرد کا عورت اور عورت کا مرد بننا یہ شرعاً حرام اور اللہ کی امانت میں خیانت ہے، اس طرح کے سارے کام اخلاقی اور ذہنی بیماری کی علامت اور گناہ ہے۔الّا یہ کہ کسی لڑکے یا لڑکی میں قدرتی طور پر کوئی جنسی تبدیلی عمل پذیر ہو یا کسی ایک جنس کی واضح اور مکمل صورت گری نہ ہو رہی ہو تو آپریشن کے ذریعے جو جنسی عنصر غالب ہو اس کے مطابق عضو کو مکمل کر دیا جائے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

مرد اور عورت کی لباس میں مشابہت

حدیث: ۳۶

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ [1] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنے۔ (یعنی ایسا لباس پہنے کہ مرد نظر آئے۔)

تشریحی فوائد

۱-حدیث مذکور میں مرد وعورت دونوں کو پہناوے کی چیزوں میں ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔فرمایا کہ ایسے مرد وعورت پر لعنت ہو یعنی وہ اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔

۲-لباس کے معاملے میں عورت کا مرد کی طرح شلوار قمیص، پینٹ شرٹ یا کھیل کے مردانہ لباس پہننا ممنوع ہیں، اسی طرح بالوں کی کٹنگ میں عورت چھوٹے بال رکھے یا مرد بالوں کو بڑا کر کے اس کی چٹیا بنائے یا مرد عورتوں جیسا لباس پہنے، ہاتھوں میں کڑے یا چوڑیاں پہنے، کانوں میں بالیاں لگائے، ہاتھوں میں مہندی لگائے، گلے میں ہار باندھے اور اس طرح کے دیگر کام مشابہت کے زمرے میں شامل ہوں گے۔ فلموں، ڈراموں اور اسٹیج شو کی ضرورت کے تحت بھی یہ کام جائز نہیں ہیں۔

۳-اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کی تخلیق اور فطرت میں بہت سے امتیازات رکھے ہیں اور

---

[1] - اخرجه ابوداؤد فی باب لباس النساء، کتاب اللباس، رقم ۴۰۹۳۔

Marfat.com

اسلام ان امتیازات کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تا کہ کہیں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو اس لیے احادیث میں مرد و عورت کو گفتگو، لباس واطوار، چال ڈھال، زیب وزینت اور اس طرح کے دیگر امور میں ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی سے روکا ہے۔ نیز فطرۃ اللہ اور تخلیقِ اشیا میں تبدیلی سے بھی منع کیا گیا ہے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

مرد سے تشبہ کرنے والی عورت پر لعنت

حدیث: ۳۷

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ. قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَاناً وَاَخْرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فُلَاناً۔ [۱]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مخنث مردوں اور مردوں کی شکل اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکال دیا۔

تشریحی فوائد

رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو نکالا اس کا نام انجشہ تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسے نکالا تھا اس کا نام مانع تھا۔ [۲]

۱- المترجلات: ایسی عورتیں جو اپنی حرکات اور چال و انداز میں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔

۲- مخنثین: ایسا آدمی جو اپنی حرکات و سکنات، چال، ڈھال گفتگو وغیرہ میں عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔

۳- اگر کسی کی خلقت ہی ایسی ہو تو قابل ملامت نہیں لیکن اگر بتکلف اس طرح مشابہت

---

[۱]- اخرجہ البخاری فی کتاب اللباس، باب اخراج المتشبہین بالنساء من البیوت، رقم ۵۸۸۶۔

[۲]- کشف الباری، مولانا سلیم اللہ خان، کتاب اللباس، ص ۲۴۳۔

Marfat.com

اختیار کرتا ہے تو درست نہیں۔

نبی اکرم ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بے تکلف اور بے محابا آمد و رفت کی وجہ سے گھروں سے نکال دیا نیز ابتدا میں مخنث مردوں کو عورتوں کے پاس آنے کی اجازت اس وجہ سے دی گئی تھی کہ شاید یہ لوگ جنسی معاملات سے بے نیاز ہوں گے لیکن غزوہ طائف کے موقع پر حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن امیہ سے ایک مخنث کی بے حیا گفتگو کی وجہ سے آپ ﷺ نے اسے مدینہ سے باہر نکال دیا اور آئندہ ایسے لوگوں پر عورتوں کے پاس جانے کی پابندی عائد کر دی۔

۵-آج کل بازاروں میں، ہوٹلوں میں اور بالخصوص میلوں کے موقع پر یہ مخنث مرد و عورت (ہیجڑے) بے حیائی اور فحاشی پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ان کے روزگار کے حوالے سے حکومت کو کوئی ضابطہ و قانون بنانا چاہیے تاکہ ان لوگوں کی کسی طرح معاشی مدد ہو جائے اور یہ لوگ معاشرے میں بھلے طریقے سے زندگی گزار سکیں اور فواحش و منکرات پھیلانے کا باعث نہ بنیں۔

۶-ان پر بھی احکام اسلام فرائض، معاملات، وغیرہ اسی طرح لاگو ہوتے ہیں جس طرح دیگر مرد و خواتین پر لاگو ہوتے ہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

اللہ کی تخلیق میں تبدیلی

حدیث:۳۸

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ [۱]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ گودنے والی اور گدوانے والی (عورت) اور چہرے کے بال صاف کرنے والی اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر جو اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلنے والی ہیں ان سب پر لعنت کی ہے پھر میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ بات کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

تشریحی فوائد

۱۔ 'وشم' گودنے کو کہتے ہیں اس عمل میں جسم میں سوئی چبھودی جاتی ہے۔ پھر اس میں رنگ بھر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کا کام کرنے والی یا گودنے کا مطالبہ کرنے والی دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔ جمہور علما کے نزدیک یہ حرام ہے۔ [۲]

جسم کا وہ حصہ جس میں یہ کام کیا گیا ہو اگر اس میں خون نہیں ہے یا خون جم گیا ہے اور صرف رنگ کے نشانات باقی رہ گئے ہوں تو اس نشان کو زائل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے اوپر صرف

---

[۱] - اخرجه البخاري في باب الموصولة، كتاب اللباس، رقم ۵٦۰٦۔ وفي صحيح مسلم في باب التحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة، رقم ۴۰٦۰۔ [الفاظ بخاری کے ہیں]

[۲] - کشف الباری، کتاب اللباس، ص ۲۸٦۔

Marfat.com

پانی ڈال دیا جائے تو طہارت کا حکم حاصل ہو جائے گا۔جسم اللہ کی امانت ہے بلا ضرورت محض زیب وزینت کے لیے زخم دینا جائز نہیں ہے۔

۲-متنمصات: نمص کے معنی بال اکھیڑنا ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ 'نامصہ' اس عورت کو کہتے ہیں جو بھویں بناتی اور پلکیں باریک کرتی ہے۔چہرے کے اطراف کے بال بنانا اور بھنوؤں کو باریک کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ایسا کام کرنے والی اور کروانے والی عورت دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔اگر کسی خاتون کے چہرے پر داڑھی نکل آئی یا کچھ زائد بال نکل آئے ہوں تو اسے صاف کرنا مستحب ہے۔

۳-متفلجات للحسن، محض زیب وزینت کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنا بھی ناجائز ہے۔

۴-بالعموم شادی بیاہ اور خوشی کی دیگر تقاریب کے موقع پر اور مختلف اداروں میں استقبالیہ (Reception) پر کام کرنے والی خواتین یا فلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والی خواتین یہ کام کرواتی ہیں۔اور آج کل یہ سارے کام بیوٹی پارلروں میں سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

۵-یہ تمام کام اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کے زمرے میں آتے ہیں جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے واضح ہے۔کسی غیر شرعی مجبوری کے تحت بھی یہ کام جائز نہیں ہو سکتے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

نقلی بال لگانا

حدیث: ۳۹

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاءُ كُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُهُمْ ۔ [1]

حمید بن عبدالرحمن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے حج والے سال سنا، انھوں نے بالوں کا ایک پوٹلا اپنے ہاتھوں میں لیا جو غلام کے پاس تھا اور وہ کہہ رہے تھے: اے مدینہ والو! تمھارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس چیز (نقلی بالوں) سے منع کرتے ہوئے سنا اور حضور ﷺ فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

تشریحی فوائد

محض زیب وزینت اور فخر ونمائش کے لیے نقلی بال، نقلی ناخن وغیرہ لگانا ناپسندیدہ عمل اور عیش وعشرت کی علامت ہے۔

ہاں البتہ ضرورت کے تحت نقلی اشیا استعمال کی جا سکتی ہیں مثلاً کسی کے دانت ٹوٹ گئے ہوں یا ہاتھ، پاؤں حادثے کا شکار ہو جائیں تو ایسی صورت میں نقلی دانت، ہاتھ، پاؤں لگائے جا سکتے ہیں۔

......☆☆☆......

[1] - صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث رقم ۵۹۳۲، صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ رقم ۲۰۶۲۔

Marfat.com

(۱۰)

بے حیائی اور اختلاط

Marfat.com

مرد، عورتوں کے درمیان نہ چلے

حدیث: ۴۰

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع کیا ہے۔

تشریحی فوائد

۱- اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ راستے میں چلتے وقت مرد کو عورتوں سے علیحدہ ہو کر چلنا چاہیے۔

۲- اسلام میں مخلوط ماحول کی کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن چونکہ مرد و عورت کے لیے ہر جگہ راستے علیحدہ کرنا ایک انتظامی مسئلہ ہے عام گزرگاہوں اور بعض مقامات پر عورتوں اور مردوں کا جمع ہونا ایک شرعی مجبوری ہے لہٰذا مرد و عورت دونوں کو حکم دیا گیا ہے کہ علیحدہ ہو کر چلیں۔

۳- ایک حدیث میں حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے اور صورت حال یہ تھی کہ مرد، عورتوں کے ساتھ مخلوط ہو گئے تھے تو آپ ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: مردوں سے پیچھے رہو۔ دوسری ہدایت یہ فرمائی کہ تمھارے لیے مناسب نہیں کہ سڑک کے بیچ میں چلو بلکہ سڑک کے کناروں کو اختیار کرو، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اس ہدایت کے بعد میں نے ہر ایک عورت کو دیکھا کہ وہ دیوار سے

---

[1] - اخرجہ ابوداؤد فی کتاب الادب، باب مشی النساء مع الرجال فی الطریق، رقم ۵۲۷۳۔

Marfat.com

لگ کر چلتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کے کپڑے دیوار سے لگ جاتے تھے۔ [۱]

۴- بے راہ روی کے موجودہ دور میں حیا، عفت اور پاکیزگی کا تقاضا یہ ہے کہ راستوں، بازاروں، مارکیٹوں، نیز عوامی نوعیت کی جگہوں پر ہر ممکن احتیاط برتنی چاہیے اور جہاں کسی کا اختیار اور بس چلتا ہو تو مخلوط ماحول روکنے کی کوشش کرے یہ بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے زمرے میں شامل ہے۔

......☆☆☆......

[۱]- ابوداؤد، کتاب الادب، باب مشی النساء مع الرجال فی الطریق، رقم ۵۲۷۲۔

Marfat.com

عورتوں کے لیے بازاری حمام

حدیث:۴۱

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ یُّدَارُ عَلَیْھِمُ الْخَمْرُ۔ [۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے، جس کا اللہ اور آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے، جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔

حدیث:۴۲

عَنْ اَبِیْ مَلِیْحِ الْھُذَلِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نِسَاءً مِّنْ اَھْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ یَدْخُلْنَ نِسَاؤُکُنَّ الْحَمَّامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرَاَۃٍ تَضَعُ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا ھَتَکَتِ السِّتْرَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ رَبِّھَا۔ [۲]

حضرت ابوالملیح ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص یا شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم وہ ہو کہ تمھارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے کپڑے خاوند

---

[۱] - اخرجہ الامام الترمذی فی ابواب الادب، باب ماجاء فی دخول الحمام، رقم ۲۸۰۱۔

[۲] - اخرجہ الامام الترمذی فی ابواب الادب، باب ماجاء فی دخول الحمام قال ھذا حدیث حسن، رقم ۲۸۰۳۔

Marfat.com

کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔

تشریحی فوائد

۱-'حمام' غسل خانے کو کہتے ہیں۔ یہ شہروں میں قائم کیے جاتے ہیں جہاں غسل کرنے والے سے اجرت لی جاتی ہے، ان حمامات کو بنانے اور اس سے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ خواتین کو وہاں جانے سے روکا گیا ہے۔ اس کی حکمت اور مصلحت یہ بتائی کہ ایسے مقامات پر بے پردگی ہوتی ہے اور اختلاطِ مرد وزن ہوتا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ گناہ کے ارتکاب سے پہلے ہی اسبابِ گناہ سے روکا جاتا ہے۔

۲-عرب میں حمامات کا دستور بالکل نہیں تھا لیکن چونکہ اشاعت اسلام کے ساتھ عرب و عجم کا گھل ملنا ایک لازمی بات تھی لہٰذا آپ ﷺ نے بلا تفریق عرب و عجم تمام خواتین کو پیشگی ایسے مقامات پر جانے سے منع کر دیا ہے۔

۳-وہ عورت جو اپنے شوہر کے (یعنی اپنے گھر) کے علاوہ دوسری جگہ کپڑے اتارتی ہے وہ اللہ اور اس کے درمیان قائم ستر اور پردے کو چاک کر دیتی ہے۔ محدثین نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ گناہ اور انسان کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ اور رکاوٹ قائم کی ہے اور ایسی عورت حکم کی خلاف ورزی کر کے اس رکاوٹ کو ختم کر دیتی ہے۔

۴-آج کل مختلف تفریحی مقامات پر سوئمنگ پول کا انتظام ہوتا ہے۔ اس کا بھی یہی حکم ہے عورتوں کا وہاں نہانا ممنوع ہے۔

......☆☆☆......

Marfat.com

مرد کا مرد، یا عورت کا عورت کے ساتھ سونا

حدیث: ۴۳

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہما عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَةُ اِلَی الْمَرْاَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔ [1]

حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔

تشریحی فوائد

عورۃ (ج) عورات، بدن کا وہ حصہ ہے جس کا چھپانا ضروری ہے جس کو عام فہم زبان میں 'ستر' کہتے ہیں۔

۱- مذکورہ حدیث میں دو حکم دیے گئے ہیں۔ (۱) کسی کے ستر کو نہ دیکھو۔ (۲) مرد، مرد کے ساتھ اور عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔

۲- مرد کا ستر گھٹنے سے لے کر ناف تک ہے جب کہ عورت کا پورا جسم ستر میں شامل ہے سوائے ہتھیلیاں، پیر، اور چہرہ۔ اس حدیث میں مرد کو مرد کا ستر اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنے سے

---

[1] - ترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ مباشرۃ الرجل الرجل، ابواب الادب والاستیذان، رقم ۲۷۹۳۔ مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، رقم ۷۹۴۔

Marfat.com

منع کیا گیا ہے۔ تو مرد و عورت کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا تو بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔

۳- شوہر اور بیوی شرمگاہ کے علاوہ ستر کا باقی حصہ دیکھ سکتے ہیں نیز کسی شرعی مجبوری کے تحت مثلاً بغرضِ علاج ستر کا متعلقہ حصہ متعلقہ فرد ڈاکٹر وغیرہ دیکھ سکتا ہے۔

۴- مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک ہی لحاف، چادر یا کمبل میں ساتھ ہونے سے منع کیا گیا ہے تو مرد و عورت کے لیے تو بطریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔

۵- ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے نبی ﷺ نے بچوں کے لیے حکم دیا کہ جب وہ دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ان کو الگ الگ بستر پر سلاؤ۔ [1]

جب ایک ہی گھر کے بچوں کے لیے یہ حکم ہے تو باقی اہل ایمان کو اس کی زیادہ پابندی کرنی چاہیے، موجودہ دور میں نفسیاتی ماہرین بھی بالآخر اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔

......☆☆☆......

[1] - ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ، رقم ۴۹۵۔

Marfat.com

عورت کا اصل دائرہ کار

حدیث: ۴۴

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ [۱]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے وہ جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے تاکتا ہے۔''

تشریحی فوائد

۱-حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا اصل دائرہ کار اس کا گھر اور خاندان ہے۔ گھر سے باہر ضرورت کے تحت ہی نکلنا چاہیے، عورت کا گھر میں بیٹھ کر اپنے فرائض انجام دینا، اولاد کی تربیت کرنا اور نگہداشت پر توجہ دینا، جہاد کے درجے کے برابر ہے۔

۲-حافظ ابوبکر بزار، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ لے گئے وہ جہاد کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی۔ [۲]

۳-حدیث بالا کی صاف اور صریح حکم کی موجودگی میں اس بات کی آخر کیا گنجائش ہے کہ مسلمان عورتیں تعلیمی اداروں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کریں، مردانہ ہسپتالوں میں نرسنگ

---

[۱]-ترمذی، باب استشرفہ الشیطان المرأة، ابواب الرضاع، ھذاحدیث حسن صحیح، رقم ۱۱۷۳۔

[۲]-مسند البزار ۱۳/۳۳۹، تفسیر ابن کثیر ۳/۴۸۲۔

Marfat.com

کی خدمت سرانجام دیں ہوائی جہازوں، بسوں اور ریل گاڑیوں میں مسافر نوازی (ہوسٹس) کی نوکری کریں۔ بلاشبہ تعلیم حاصل کرنا اور ضرورت کے تحت شرعی حدود میں رہ کر روزگار کے لیے نکلنا خواتین کا جائز حق ہے لیکن مخلوط ماحول میں تعلیم حاصل کرنا یا مخلوط اداروں، کمپنیوں اور فیکٹریوں سے روزگار کے لیے وابستگی اختیار کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ خواتین کی تعلیم کے لیے علیحدہ تعلیمی ادارے قائم کرے اور ضرورت مند خواتین کو علیحدہ روزگار کے مواقع فراہم کرے۔ مختلف اسلامی ممالک میں اس کے لیے نظام قائم ہے، اس کو اپنایا جاسکتا ہے نیز عوام الناس کی یہ ذمہ داری ہے کہ حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ لوگوں کے شرعی، معاشی اور معاشرتی حقوق کو پوری طرح ادا کرے۔

۴- گھر سے باہر نکلنے والی عورت شیطان سے محفوظ نہیں ہوتی۔ خود شیطان اور شیطان نما انسان اس کو گھورتے ہیں۔ گویا عورت کو تاکنا بھی ایک شیطانی عمل ہے اور یہ موقع خود عورت فراہم کر رہی ہے۔

ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا بڑا شوق ہے، فرمایا: (میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو) لیکن تمھارا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمھارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے، اور تمھارا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا جامع مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے، ابوداؤد میں بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ [1]

۵- قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ)۔ (الاحزاب ۳۳:۲۱۰)

اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو، اور سابق دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔

عورت کے لیے جب لفظ 'تبرج' استعمال کیا جائے تو اس کے تین مطلب ہوں گے۔

---

[1] - مسند احمد، ۶/۳۷۱۔

Marfat.com

۱-اپنے چہرے اور جسم کا حسن لوگوں کو دکھائے۔

۲-اپنے لباس اور زیور کی شان دوسروں کے سامنے نمایاں کرے۔

۳-اپنی چال ڈھال اور چٹک مٹک سے اپنے آپ کو نمایاں کرے۔

یہی تشریح اس لفظ کی اکابر اہلِ لغت اور اکابر مفسرین نے کی ہے۔

اس تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرزِ عمل سے عورتوں کو روکنا چاہتا ہے وہ ان کا اپنے حسن کی نمائش کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکلنا ہے لیکن اگر باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو اس شان کے ساتھ نہ نکلیں جس کے ساتھ سابق دورِ جاہلیت میں عورتیں نکلا کرتی تھیں بن ٹھن کر نکلنا، چہرے اور جسم کے حسن کو زیب و زینت اور چست لباس اور عریاں لباس سے نمایاں کرنا اور ناز و ادا سے چلنا ایک مسلم معاشرے کی عورتوں کے یہ کام نہیں ہیں یہ جاہلیت کے طور طریقے ہیں جو اسلام میں نہیں چل سکتے۔ [1]

......☆☆☆......

[1]- تفہیم القرآن ۴/ ۹۱-۹۲، سورہ الاحزاب۔

Marfat.com

خوشبو لگانے والی عورت

حدیث: ۴۵

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَالْمَرْاَۃُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا۔ [۱]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے (یعنی زانیہ ہے)۔

تشریحی فوائد

۱- اس حدیث میں ہر اس عورت کے لیے انتہائی سخت وعید ہے جو خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے۔ فرمایا کہ ایسی عورتوں کا شمار زانیہ عورتوں میں ہوگا۔

۲- عورت کو زینت اختیار کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اس کا ایک دائرہ کار ہے دیگر احادیث میں مرد وعورت کی خوشبو میں فرق بتایا گیا ہے۔ مرد کی خوشبو یہ ہے کہ اس میں مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورت کی خوشبو یہ ہے کہ اس میں رنگ ہو (مہندی وغیرہ) لیکن مہک نہ ہو۔ [۲]

۳- آج کل مختلف تقاریب میں یا تعلیمی اور سروسز اداروں، نیز مارکیٹنگ کے شعبے سے وابستہ، مختلف اداروں اور دفاتر میں استقبالیہ (Reception) پر کام کرنے والی خواتین خوشبو، خوشبو والی کریم، پرفیوم وغیرہ استعمال کرتی ہیں جس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والی خواتین کے لیے یہ حدیث کافی ہونی چاہیے۔

......☆☆☆......

---

[۱] - اخرجہ الامام الترمذی فی ابواب الادب، رقم ۲۷۸۶۔

[۲] - ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی لبس الحریر، رقم ۴۰۴۸، ترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء رقم ۲۷۸۷۔

Marfat.com

راویانِ کتاب کا تعارف

(بترتیب حروفِ تہجی)

ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۲۵۰، اصل نام: صدی بن عجلان ہے۔

مصر میں رہایش تھی۔ پھر شام منتقل ہو گئے اور وہیں فوت ہوئے۔ ۸۱ ہجری میں فوت ہوئے اور شام میں فوت ہونے والے اصحاب رسول میں سے یہ آخری تھے۔ حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے فرمایا:

تمھارا آنا میرے لیے رحمت ہے اور تمھارے لیے حجت ہے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی امت کے بارے میں جھوٹ اور عصبیت سے زیادہ کسی چیز کا خوف نہیں رکھتے تھے۔ تم لوگ بھی جھوٹ اور عصبیت سے ضرور بچو، اور سنو: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم یہ باتیں آپ تک پہنچائیں۔ ہم نے یہ کام کر دیا۔ اب تمھاری ذمہ داری ہے کہ آگے لوگوں تک دین کے یہ احکامات پہنچاؤ۔ [1]

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۱۷۰، نام ونسب: سعد بن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ، کنیت: ابو سعید الخدری (اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۱۲ غزوات میں شریک ہوئے، ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ ۷۴ ہجری بروز جمعۃ المبارک فوت ہوئے۔ اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

---

[1] - الاستیعاب ابن عبد البر ۲/۷۳۶۔

Marfat.com

ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ

نام ونسب: بعض محدثین نے ان کا نام مغیرہ بتایا ہے لیکن بیشتر حضرات کا کہنا ہے کہ ان کا نام ابوسفیان ہی تھا۔ ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف الہاشمی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد اور رضاعی بھائی تھے۔ ان کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ غزوہ حنین کے موقع پر جب اکثر مجاہدین میدان جنگ سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

۲۰ ہجری میں وفات پا گئے۔ وفات کا سبب یہ بنا کہ وہ حج پر گئے تھے اور سر کے حلق کے دوران حجام سے سر میں موجود مسہ (ٹھوس پھنسی) کٹ گئی جس کے بعد بیمار ہو گئے اور مدینہ واپسی پر وفات ہوئی۔ مرنے سے پہلے اپنی قبر خود کھودی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۲۷، ان کے اصل نام میں اختلاف ہے، کعب بن مالک، کعب بن عاصم وغیرہ بیان ہوا ہے۔ اشعری قبیلے کے لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۰۲، نام ونسب: عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اُسیرہ۔ بدر کے علاقے میں رہتے تھے۔ اس لیے بدری مشہور ہو گئے۔ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انھیں کوفہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا۔

عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے تھے۔ ۴۱ یا ۴۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۳۶۰، اصل نام: عبداللہ بن قیس ہے۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا اور حبشہ

Marfat.com

کی طرف ہجرت کی پھر اس وقت واپس آئے جب حضور ﷺ خیبر میں تھے۔ غزوہ خیبر کے مال غنیمت میں سے مہاجرین حبشہ کو بھی حصہ ملا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ صفین کے دوران دو طرفہ مذاکرات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے نمائندہ مقرر کیے گئے۔

ابو موسیٰ نام کے اور بھی صحابہ کرام ہیں لیکن قبیلہ اشعری سے یہ اکیلے ہیں۔ ان کے مقام وفات اور تاریخ وفات میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ مکہ اور کوفہ۔ ۴۲ ہجری، ۴۴ ہجری، ۵۰ ہجری، ۵۲ ہجری۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۵۳۷۴، سلسلہ نسب: عبدالرحمن بن عامر بن عبد ذی الشریٰ بن طریف بن غیاث۔۔۔ بن دوسی۔ کنیت: ابو ہریرہ (ایک بلی پالنے کی وجہ سے، ہرہ عربی میں بلی کو کہتے ہیں) دوس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، روایت احادیث میں سب سے زیادہ مرویات انھی کی ہیں۔ ۷ھ کے اوائل میں غزوہ خیبر کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کو محفوظ کرنے کے لیے زندگی کے اکثر اوقات آپ ﷺ کی صحبت میں رہے اور علم دین کے حصول کی تڑپ اور شوق میں بے پناہ مشقتیں اور صعوبتیں برداشت کیں۔ ۵۸ھ میں سخت بیمار ہو گئے۔ بالآخر ۵۹ھ میں وفات پا گئے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کل مرویات: ۳۷۸، سلسلہ نسب: ہند بنت ابی امیہ سہیل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کنیت ام سلمہ۔ ام المومنین ہیں۔

آغاز نبوت میں اپنے شوہر ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایمان لائیں۔ جمادیٰ الثانی ۴ھ میں شوہر وفات پا گئے، پھر شوال ۴ھ میں حضور ﷺ کے عقد میں آئیں، غزوہ خیبر میں

Marfat.com

شریک تھیں۔

ان سے مروی احادیث کی تعداد ۳۷۸ ہیں۔ علمی تفوق حاصل تھا نہایت صائب الرائے تھیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنی ایک رائے کے ذریعے نہایت اہم مسئلے کے حل میں حضور ﷺ کی معاونت فرمائی۔ ۶۳ ھ میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۲۲۸۶، نام ونسب: انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید، کنیت: ابوحمزہ ہے۔ انصاری ہیں۔ دس سال تک مسلسل آپ ﷺ کی خدمت کرتے رہے۔ بدری صحابی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو دعا دی تھی: اللّٰھم ارزقه مالا وولدا وبارك له۔ اے اللہ! ان کو مال واولاد عطا فرما اور ان کو برکت عطا فرما۔ بصرہ میں ۹۲-۹۳ ہجری بعمر ۱۰۲-۱۰۳ وفات پائی۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۴۶، نام ونسب: جابر بن سمرہ بن جُنادہ ابن جندب، کنیت: ابوعبداللہ یا ابوخالد۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے۔ ۶۶ ہجری میں بشر بن مروان کے دور میں وفات پائی۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۵۴۰، نام ونسب: جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام۔ کنیت: ابوعبداللہ۔

عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے لیکن اس وقت وہ بچے تھے۔ والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے، ان کی شہادت کے بعد حضور ﷺ کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک ہوئے۔ ۱۷ یا ۱۸ غزوات بنتے ہیں۔

مدینہ میں موجود عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ اسلمی رضی اللہ عنہ الگ الگ صحابی ہیں۔

سن ۷۴ ہجری میں بعمر ۹۴ سال مدینہ میں وفات پائی۔ والی مدینہ ابان عثمان نے نماز جنازہ

Marfat.com

پڑھائی۔

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۰۰، نام ونسب: جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نضر بن ثعلبہ بن خشم بن عوف۔ کنیت: ابوعبداللہ یا ابوعمرو۔

رمضان دس ہجری میں رسول اکرم ﷺ کی وفات سے صرف چھ یا سات ماہ قبل اسلام قبول کیا۔ یہ مختصر عرصہ بھی مسلسل حضور ﷺ کی خدمت میں گزارا۔ ان سے ۱۰۰ حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے آٹھ متفق علیہ ہیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کے بارے میں لوگوں سے فرمایا:

''جب تمھارے پاس کسی قوم کا باعزت شخص آئے تو اس کی عزت وتکریم کیا کرو۔''

حضرت جریر رضی اللہ عنہ خود بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ مجھ سے انتہائی بے تکلف تھے اور جب بھی مجھے دیکھتے تو ہنستے تھے۔

اپنے قبیلے بُجیلہ کے سردار تھے۔ ان کے اجداد کسی زمانے میں یمن کے فرمانروا تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلام کی بھرپور خدمت میں زندگی گزاری اور مختلف غزوات خصوصاً جنگ قادسیہ میں قیادت اور جوانمردی کے جوہر دکھائے۔ ۵۴ ہجری میں قرقیسیا علاقے میں سفر آخرت اختیار کیا۔

حسنِ سیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انھیں حسن صورت سے بھی نوازا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھیں 'امتِ محمدیہ کا یوسف' کہا کرتے تھے۔

حمید رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت حمید تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ۱۰۵ ہجری بعمر ۷۳ سال مدینہ میں وفات پائی۔

Marfat.com

دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۳، نام ونسب: دحیہ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امری القیس۔

غزوہ احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت جبرئیل کبھی کبھار حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کے پاس اپنا نمایندہ بنا کر بھیجا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزے تحفے میں دیے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمائے۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۷۸، نام ونسب: رافع بن خدیج بن رافع ابن عدی بن زید الانصاری، کنیت: ابوعبداللہ، ابوخدیج۔ غزوہ بدر میں کم عمری کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کر دیا پھر غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد اکثر غزوات میں شریک رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''میں قیامت کے دن تمھارے حق میں گواہی دوں گا۔''

۷۴ ہجری میں ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔

رافع بن رفاعۃ رضی اللہ عنہ

نام ونسب: رافع بن رفاعۃ بن رافع بن مالک بن العجلان۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۸۸، نام ونسب: سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ الانصاری الساعدی، کنیت: ابوالعباس یا ابویحییٰ۔

پہلے ان کا نام حزن (غم) تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر سہل (آسان) رکھ دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی فرمائی اور احادیث کی سماعت بھی کی۔

انھوں نے طویل عمر پائی تھی۔ حجاج بن یوسف نے ان کو تکالیف دیں اور بڑی آزمائش میں

Marfat.com

مبتلا ہوئے۔ حضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت سہل کی عمر ۱۵ سال تھی۔

۸۸ ہجری میں ۹۶،۹۱ یا ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مدینہ میں سب سے آخری صحابی رسول تھے۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ قال رسول اللہ۔ "اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔"

صفیہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا

کل مرویات: ۱۰، ام المومنین ہیں، یہود بنونضیر کے سردار حی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ والدہ ضرد کا تعلق قبیلہ بنو قریظہ سے تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں۔ غزوہ خیبر ۷ ھ کے موقع پر بطور لونڈی آپؐ کے حصے میں آئیں۔ آپؐ نے آزاد کر کے واپسی کے سفر میں عقد کیا۔ نہایت عمدہ کھانا پکاتی تھیں۔ نہایت عقل مند، فیاض اور حلیم الطبع تھیں۔ حضور ﷺ سے نہایت محبت کرتی تھیں۔ ۵۰ ہجری میں ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

عائشہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا

کل مرویات: ۲۲۱۰، نام ونسب: عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا، لقب: صدیقہ، حمیرا کنیت ابوعبداللہ۔ ماں کا نام زینب اور ان کی کنیت ام رومان تھی۔

ام المومنین ہیں، اسلام کی ان برگزیدہ شخصیات میں سے ہیں جن کے کانوں نے کبھی کفر وشرک کی آواز نہیں سنی، آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ آپ کو بہت سی فضیلتیں حاصل تھیں۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے قرآن مجید، سیرت اور اسماء الرجال کی کتب سے رجوع کیا جائے۔

Marfat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

کل مرویات: ۱۶۶۰، نام: ابوالعباس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، لقب: ترجمان القرآن، امام المفسرین۔

آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ ہجرت نبوی سے تین سال پہلے شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔ والدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا بعثت نبوی کے ابتدائی زمانے میں مسلمان ہوچکی تھیں جبکہ والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی سے کچھ قبل مسلمان ہوئے تھے البتہ اعلانِ اسلام فتح مکہ سے کچھ پہلے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے یہ دعا کی تھی:

''اے اللہ! اس پر اپنی برکت نازل فرما اور اس کو علم کا نور پھیلانے کا ذریعہ بنا۔'' [1]

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا خالہ تھیں اس نسبت سے حضور ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کے چچازاد ہونے کے علاوہ خالو بھی تھے۔

سلیم الطبع، اور منکسر المزاج تھے، آخری دور میں بینائی جاتی رہی، قیام طائف کے دوران، ۶۸ ھ میں سخت بیمار ہوئے۔ اسی حالت میں داعیِ اجل کو لبیک کہا اور طائف میں ہی سپردِ خاک کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کل مرویات: ۲۶۳۰، سلسلہ نسب: عبداللہ بن عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔

آپ ﷺ کی بعثت کے ۲ سال بعد پیدا ہوئے۔ والد گرامی کے قبولِ اسلام کے ساتھ ہی وہ خود بخود اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ ہوگئے۔ بدر و اُحد کے جہاد سے کم عمری کے باعث محروم رہے۔ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کیا۔

حضور ﷺ کے وصال سے اس قدر غمزدہ ہوئے کہ عمر بھر نہ کوئی مکان بنایا اور نہ کوئی باغ

---

[1] - الاصابۃ۔

Marfat.com

لگایا۔ جہاد فی سبیل اللہ کی بے پناہ تڑپ تھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ اور خلفائے اربعہ کے زمانے میں مختلف غزوات میں شریک رہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہدِ خلافت میں ۷۴ ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔

تفقہ فی الدین کی وجہ سے فقیہ الامت کے لقب سے مشہور ہوئے۔ فقہ مالکی کا تمام تر دارومدار ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فتاویٰ پر ہے۔ نہایت صائب الرائے، دانا تھے۔ استغناء، قناعت، حق گوئی، ان کے مزاج کا حصہ تھا۔ مشتبہ چیزوں سے اجتناب کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۸۴۸، سلسلہ نسب: عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کچھ پہلے اسلام قبول کیا۔ اہلیہ فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں جڑے رہتے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام بھی عشرہ مبشرہ میں شمار کیا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حلفاً بیان کرتے تھے کہ نبی کے طریق روایت اور عمل کا واقف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہم کو معلوم نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ خود کہتے تھے کہ ”لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں کتاب اللہ کو خوب جانتا ہوں۔ قرآن مجید کی ہر سورت اور آیت کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کب اتری اور کہاں اتری۔“ ان کے اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ بدری صحابی تھے۔ ۳۳ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پائی، اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ اولیٰ میں اسلام قبول کیا۔ بدر واحد میں شریک تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے،

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، وغیرہ صحابہ کرام سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ اپنے زمانے میں قرآن اور فقہ کے بڑے عالم تھے۔ ۱۰۷ ہجری میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

نام: علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد تھے۔ خلافت کا دورانیہ ۶ سال نو ماہ ہے۔ آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ آپ ﷺ کی لختِ جگر جنت میں تمام عورتوں کی سردار سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما انھی کے بطن سے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سسر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ۲۱ رمضان کو شقی القلب خارجی عبدالرحمن بن ملجم نے شہید کر دیا۔

اکثر علما کے نزدیک مردوں میں سب سے پہلے انھوں نے اسلام قبول کیا۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بدر واحد، خندق، بیعت رضوان اور دیگر تمام غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک رہے، سوائے غزوہ تبوک کے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر انھیں اپنے اہل خانہ کے لیے پیچھے رہنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے مختلف غزوات میں اسلام کا جھنڈا انھیں اپنے ہاتھ سے عنایت فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ جب آپ ﷺ نے مہاجرین کے درمیان اور انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا:

انت اخی فی الدنیا والاخرۃ۔ [1] دنیا و آخرت میں آپ میرے بھائی ہو۔

ان کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابھا فمن اراد العلم فلیات بابہ۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ اس کے دروازے سے آئے۔

---

[1] - ترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم ۳۷۲۰، المستدرک علی الصحیحین ۱۲۷/۳، قال الذہبی: موضوع۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ کا زہد اور عدل ضرب المثل ہے۔اس کے علاوہ بے شمار فضائل ہیں۔تفصیلات کے لیے سیرت اور اسماء الرجال کی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

کل مرویات: ۶۲، سلسلہ نسب: عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ، کنیت: ابوالیقظان لقب: الطیب المطیب (پاکیزہ و مصفّٰی انسان)۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے لقب ملا۔

بدری صحابی ہیں۔والد یاسر رضی اللہ عنہ اور والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خبّاط کو بھی شرفِ صحابیت حاصل تھا۔حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بعثت کے ابتدائی تین سالوں کے اندر کسی وقت اسلام قبول کیا۔اس وقت تک تیس سے کچھ زیادہ نفوس اسلام کے زیر سایہ آچکے تھے۔ [1]

والد، والدہ اور بھائی عبداللہ بن یاسر رضی اللہ عنہم کو ابوجہل نے ظلم وتشدد کر کے شہید کر دیا۔

دوسری ہجرت حبشہ (۶ بعد بعثت) میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایما پر حبشہ چلے گئے۔

سورہ زمر آیت ۹ سورہ نحل آیت ۱۰۶ انھی کی شان میں نازل ہوئیں۔مزاج میں سادگی، قناعت، تواضع اور بردباری تھی۔جنگِ جمل میں ۹۰ برس سے زائد عمر میں شہید کر دیے گئے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۸۰، نام ونسب: عمران بن حُصین بن عبید بن خلف، کنیت: بیٹے نُجید کی نسبت سے، ابونجید تھی۔

غزوہ خیبر والے سال ۷ ہجری میں اسلام قبول کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ بھیجا تاکہ لوگوں کو دین کا علم سکھائیں۔

مستجاب الدعوات (وہ لوگ جن کی دعائیں قبول ہوئی ہیں) میں سے تھے۔محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بصرہ میں موجود اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ جیسا صاحب فضیلت نہیں دیکھا۔

---

[1] - ابن حجر رحمہ اللہ، فتح الباری، اسد الغابہ، علامہ ابن اثیر۔

Marfat.com

بیماری کی حالت میں فرشتے سلام کہتے۔ تیس سال کے طویل عرصے تک استسقا (پیٹ کی خرابی) کی بیماری میں مبتلا رہے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

کل مرویات: ۱۳۶، نام ونسب: مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب، کنیت: ابوعبداللہ، ابوعیسیٰ، غزوہ خندق والے سال میں مسلمان ہوئے، صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ عرب کے چار مشہور صاحب بصیرت اور ہوشیار لوگوں میں شمار تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا والی بنایا تھا۔ ۵۰ ہجری کوفہ میں وفات پائی۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔ ۱۱۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کسی غزوے میں بطور غلام ملے تھے۔ بعد میں آپؓ نے اللہ کی رضا کے لیے انھیں آزاد کر دیا۔

آزادی کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو خریدنے کے لیے ایک ہزار دینار دیے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما وہ رقم لے کر گھر آئے، اور اس بات کا تذکرہ کیا تو ان کی اہلیہ نے کہا: آپ آزاد کیوں نہیں کر دیتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ توقف کیا ان کے ذہن میں قرآن کی یہ آیت آئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران ۳: ۹۲)
تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز کو خرچ کرو۔

یہ سوچ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نافع کو اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرتا ہوں اور انھوں نے اسے بیچا نہیں۔

......☆☆☆......

Marfat.com

مصادر و مراجع

۱-الجامع لاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، انتشارات ناصر خسرو، تہران، ایران۔

۲-جامع البیان فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

۳-تفسیر کشاف، ابوالقاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری، انتشارات آفتاب، تہران۔

۴-تفہیم القرآن، ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور

۵-معارف القرآن، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، ادارۃ المعارف، کراچی

۶-المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، محمد فواد عبدالباقی، ترتیب محمد سعید اللحام، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

۷-مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی، ترجمہ وحواشی: مولانا محمد عبدہ فیروز پوری، شیخ شمس الحق، اقبال ٹاؤن، لاہور۔

۸-صحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

۹-صحیح مسلم، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، قدیمی کتب خانہ

۱۰-سنن ابی داؤد

۱۱-جامع الترمذی

۱۲- شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، کراچی، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور۔

Marfat.com

۱۳- انتهاب المنن فی شرح السنن المعروف حل الترمذی، مولانا رئیس الدین، استاد الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور، ناشر مکتبہ نعمانیہ لانڈھی، کراچی

۱۴- الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، مولانا محمد عاقل، صدر المدرسین مظاہر العلوم، مکتبہ خلیلیہ، مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی

۱۵- درس ترمذی، مفتی محمد تقی عثمانی/ضبط وتحریر مولانا رشید اشرف سیفی، مکتبہ رشیدیہ

۱۶- مختصر صحیح مسلم للمنذری، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۱۷- مختصر صحیح بخاری المسمی التجرید الصریح، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۱۸- مختصر سنن ابی داؤد، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۱۹- مختصر سنن الترمذی، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۲۰- مختصر سنن النسائی، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۲۱- مختصر سنن ابن ماجہ، تحقیق مصطفی دیب البغاء، مکتبہ یمامہ دمشق

۲۲- تفہیم الاحادیث، سید ابوالاعلیٰ مودودی/جمع وترتیب مولانا عبدالوکیل علوی، ادارہ معارف اسلامی، لاہور

۲۳- کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، علامہ عبدالرحمن الجزیری، ترجمہ: منظور احسن عباسی، علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات، محکمہ اوقاف، پنجاب۔

۲۴- رسائل ومسائل، سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

۲۵- تفہیم المسائل، مولانا گوہر رحمن رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان

۲۶- القاموس الوحید، مولانا وحید الزماں کیرانوی، ادارہ اسلامیات، لاہور، کراچی

۲۷- حیا اور پاک دامنی، مولانا ذوالفقار نقشبندی، مکتبۃ الفقیر، فیصل آباد

۲۸- اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ابن اثیر، دار المعرفۃ، بیروت

۲۹- کتاب الثقات، ابن حبان، دار الکتب العلمیہ، بیروت

۳۰- المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث، اے ی ونسنک، مکتبہ بریل لندن

۳۱- اطراف الحدیث، ابوہاجر محمد سعید البیونی، دار الکتب العلمیہ، بیروت

Marfat.com

۳۳-اشرف الهدایه، مولانا جمیل احمد سکروڈھوی، دارالاشاعت، کراچی

۳۴-جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی،

۳۵-صحیح بخاری صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارالسلام، ریاض

۳۶-الرحیق المختوم، صفی الرحمن مبارکپوری، مکتبہ سلفیہ، لاہور

۳۷-سنن ابی داؤد، ترجمہ وفوائد ابوعمار عمر فاروق سعیدی، دارالسلام

۳۸-حجاب المرأة المسلمة فی الکتاب و السنة، محمد ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۹-فتاوی معاصرة، الدکتور یوسف القرضاوی، المکتب الاسلامی، بیروت

۴۰-چہرے کا پردہ، حافظ محمد زبیر، مکتبہ رحمۃ للعالمین، لاہور

......☆☆☆......

Marfat.com